عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۶ | ۲۴ تا ۳۰ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۳ تا ۲۹ جنوری ۱۹۹۸ء | شمارہ نمبر ۳۵

لیلۃ القدر

رمضان المبارک کا گراں قدر عظیم تحفہ

مروّجہ محفل شبینہ

ایک خطرناک رسم و بدعت

قادیانیت کا جدید روپ

شَھرُ رمضانَ الذی اُنزلَ فیہِ القُرآن

قرآن مجید کی تابعداری اور انسان کی بھلائی و بہتری

قیمت: ۵ روپے

صدقہ فطر

صدقہ فطر کے مسائل:

س.... صدقہ فطر کس پر واجب ہے اور اس کے کیا مسائل ہیں؟

ج..... صدقہ فطر کے مسائل حسب ذیل ہیں:

(۱) صدقہ فطر ہر مسلمان پر جبکہ وہ بقدر نصاب مال کا مالک ہوا' واجب ہے

(۲) جس شخص کے پاس اپنی استعمال اور ضروریات سے زائد اتنی چیزیں ہوں کہ اگر ان کی قیمت لگائی جائے تو ساڑھے باون تولے چاندی کی مقدار ہوجائے تو یہ شخص صاحب نصاب کہلائے گا اور اس کے ذمہ صدقہ فطر واجب ہوگا۔ (چاندی کی قیمت بازار سے دریافت کرلی جائے)

(۳) ہر شخص جو صاحب نصاب ہو اس کو اپنی طرف سے اور اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے اور اگر نابالغوں کا اپنا مال ہو تو اس میں سے ادا کیا جائے۔

(۴) جن لوگوں نے سفر یا بیماری کی وجہ سے یا ویسے ہی غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے روزے نہیں رکھے۔ صدقہ فطر ان پر بھی واجب ہے' جبکہ وہ کھاتے پیتے صاحب نصاب ہوں۔

(۵) جو بچہ عید کی رات صبح صادق طلوع سے پہلے پیدا ہوا اس کا صدقہ فطر لازم ہے اور اگر صبح صادق کے بعد پیدا ہوا تو لازم نہیں۔

(۶) جو شخص عید کی رات صبح صادق سے پہلے مرگیا اس کا صدقہ فطر نہیں' اور اگر صبح صادق کے بعد مرا تو اس کا صدقہ فطر واجب ہے۔

(۷) عید کے دن عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کردینا بہتر ہے۔ لیکن اگر پہلے نہیں کیا تو بعد میں بھی ادا کرنا جائز ہے' اور جب تک ادا نہیں کرے گا اس کے ذمہ واجب الادا رہے گا۔

(۸) صدقہ فطر ہر شخص کی طرف سے پونے دو سیر گندم یا اس کی قیمت ہے اور اتنی قیمت کی اور چیز بھی دے سکتا ہے۔

(۹) ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک سے زیادہ فقیروں محتاجوں کو دینا بھی جائز ہے اور کئی آدمیوں کا صدقہ ایک فقیر محتاج کو بھی دینا درست ہے۔

(۱۰) جو لوگ صاحب نصاب نہیں ان کو صدقہ فطر دینا درست ہے۔

(۱۱) اپنے حقیقی بھائی بہن' چچا' پھوپھی کو صدقہ فطر دینا جائز ہے۔ میاں بیوی ایک دوسرے کو صدقہ فطر نہیں دے سکتے۔ اسی طرح ماں باپ اولاد کو اور اولاد ماں باپ' دادا' دادی کو صدقہ فطر نہیں دے سکتی۔

(۱۲) صدقہ فطر کا کسی محتاج فقیر کو مالک بنانا ضروری ہے۔ اس لئے صدقہ فطر کی رقم مسجد میں لگانا یا کسی اور اچھائی کے کام میں لگانا درست نہیں۔

مرنے کے بعد اور قیامت کے روز اعمال کا وزن

س...... جناب مفتی صاحب کیا یہ صحیح ہے کہ روز محشر ہمارے گناہ صغیرہ اور کبیرہ کا میزان ہمارے ثواب صغیرہ و کبیرہ سے ہوگا اور جس کا پلہ زیادہ یا کم ہوگا اسی کے مطابق جزا اور سزا کے مستحق ہوں گے۔

ج....... قرآن کریم کی آیات اور صحیح احادیث میں اعمال کا موزون ہونا مذکور ہے' اس میزان میں ایمان و کفر کا وزن کیا جائے گا اور پھر خاص مومنین کے لئے ایک پلہ میں ان کے حسنات اور دوسرے پلہ میں ان کے سیئات رکھ کر ان اعمال کا وزن ہوگا جیسا کہ درمنثور میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اگر حسنات غالب ہوئیں تو جنت اور سیئات غالب ہوئیں تو دوزخ اور اگر دونوں برابر ہوئیں تو اعراف اس کے لئے تجویز ہوگی۔ پھر خواہ شفاعت سے سزا کے بغیر یا سزا کے بعد مغفرت ہوجائے گی۔

نوٹ..... جنت اور جہنم کے درمیان حائل ہونے والے حصار کے بالائی حصہ کا نام اعراف ہے۔ اس مقام پر کچھ لوگ ہوں گے جو جنت و دوزخ دونوں طرف کے حالات کو دیکھ رہے ہوں گے۔ وہ جنتیوں کے عیش و آرام کی بہ نسبت جہنم میں اور جہنمیوں کی بہ نسبت جنت میں ہوں گے اس مقام پر کن لوگوں کو رکھا جائے گا؟ اس میں متعدد اقوال ہیں مگر صحیح اور راجح قول یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی حسنات و سیئات (نیک اور بدی) کے دونوں پلڑے برابر ہوں گے۔

سود کی رقم پر زکوٰۃ:

س.... ایک شخص کا بینک میں اکاؤنٹ ہے اور سال کے آخر میں اپنے اکاؤنٹ میں جتنا منافع ملتا ہے ٹھیک اتنے ہی کا چیک کاٹ کر نکال لیتا ہے اور پھر غریبوں میں یہ سمجھ کر بانٹ دیتا ہے کہ ثواب ملے گا یا زکوٰۃ بانٹ دیتا ہے تو کیا واقعی ثواب ملے گا یا نہیں؟ اسلامی شریعت میں جائز ہے یا نہیں؟

ج..... سود کی رقم صدقہ کی نیت سے کسی کو نہیں دینی چاہئے بلکہ ثواب کی نیت کے بغیر کسی محتاج کو دے دینی چاہئے صدقہ تو پاک چیز کا دیا جاتا ہے' سود کا نہیں' پس سود کی رقم سے زکوٰۃ ادا نہیں کی جاسکتی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

جلد ۱۶ شمارہ ۳۵ ۲۴ تا ۳۰ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ بمطابق ۲۳ تا ۲۹ جنوری ۱۹۹۸ء قیمت: ۵ روپے

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
- مولانا نذیر احمد تونسوی
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن مینجر

- محمد انور

قانونی مشیر

- حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین

- ارشد دوست محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

- اداریہ ۴
- لیلۃ القدر رمضان المبارک کا عظیم الشان تحفہ (مولانا احتشام الحق تھانوی) ۶
- قرآن مجید کی بعداری اور انسان کی بھلائی اور بہتری (مولانا احمد علی لاہوری) ۱۳
- مروجہ محفل شبینہ ایک خطرناک رسم و بدعت (حکیم مولانا محمد عمر فاروق شیخ) ۱۹
- قادیانیت کا جدید روپ ....(پروفیسر ایم اے تاجی) ۲۱
- قیام اللیل فضیلت و فوائد ....(مولانا عاشق الٰہی البرنی) ۲۴
- اخبار ختم نبوت ۲۵

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ، کراچی
فون ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE#171-737-8199.

ناشر: عبدالرحمن باوا طابع: سید شاہد حسن
مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: ۱۰۳ میزرٹہ لائن کراچی

زر تعاون

سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۲۵ روپے
سہ ماہی: ۷۵ روپے

اگر دائرے میں سرخ نشان ہے تو سالانہ زر تعاون ارسال فرما کر سالانہ خریداری کی تجدید کروالیجئے ورنہ پرچہ بند کر دیا جائے گا

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ ایشیائی ممالک ۶۰ امریکی ڈالر

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹-۴۹۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا طاہر گیمبیا میں رسوائی سے سبق حاصل کریں

مرزا طاہر گزشتہ کچھ عرصہ سے اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح مالیخولیا کے مرض کے انتہائی درجے میں پہنچ کر بڑیاں ہانکنے لگے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف ان کا خبث باطن روز بروز بڑھتا ہی جارہا ہے اور اپنی عمر کے آخری حصے میں ان کی مسلمانوں کو تباہ کرنے کی خواہش ابھرتی ہی جارہی ہے۔ گزشتہ پندرہ برس سے ان کا کوئی خطبہ ایسا نہیں جس میں وہ مسلمانوں کی تباہی کا اعلان نہ کررہے ہوں۔ کچھ عرصہ قبل وہ اتنے بہکے کہ مسلمانوں کے علماء کرام کو مباہلہ کا چیلنج دے دیا۔ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمان جالندھری' مولانا اللہ وسایا وغیرہ نے فوراً" چیلنج قبول کیا اور وقت مانگا۔ جب جواب نہیں ملا تو وقت اور تاریخ مقرر کردی لیکن مرزا کو سانپ سونگھ گیا۔ مولانا منظور احمد چنیوٹی' مولانا محمد مکی' مولانا عبدالحفیظ مکی' علامہ خالد محمود نے اخبار میں اعلان کرکے ہائیڈ پارک پہنچ گئے لیکن مرزا طاہر نے اپنے دادا کی طرح نہ آنا تھا اس لئے نہ آیا۔ پوری دنیا میں ذلیل و خوار ہوگیا' تین سال قبل مرزا طاہر نے اپنی ذریت کو حکم دیا کہ وہ پوری دنیا میں رمضان المبارک کا مہینہ مسلمانوں کے خلاف بددعا کے طور پر منائیں۔ وہ خود بھی رمضان المبارک میں رات دن حضور اکرم ﷺ کی سچی امت کی تباہی کے لئے بددعاؤں میں لگے رہے اور ان کی خود ساختہ امت بھی لگی رہی لیکن دنیا نے بھی مشاہدہ کیا اور خود اس نے بھی دیکھا کہ دنیا کے تمام خطوں میں مسلمانوں کو مزید عروج حاصل ہوا۔ ہر جگہ مسلمانوں میں دینی جذبہ پیدا ہوا' افغانستان میں طالبان نے نفاذ شریعت کا عمل مکمل کیا' ترکی میں اسلامی حکومت قائم ہوئی' پاکستان میں اسلام دوست قوتوں کو کامیابی حاصل ہوئی' دنیا کے ہر خطے میں مسلمانوں کا تشخص بیدار ہوا۔ گزشتہ سال مرزا طاہر نے بدگوئی کرتے ہوئے یہاں تک اعلان کردیا کہ اگلا سال پاکستان اور علماء کرام کی تباہی و بربادی کا سال ہے' لیکن خدا نے مرزا طاہر کی ہر بکواس بھی اس کے دادا مرزا غلام احمد قادیانی کی بکواس کی طرح جھوٹی ثابت کی اور الحمدللہ پاکستان میں اسلام سے محبت اور تعلق رکھنے والوں کی حکومت قائم ہوئی اور دیوالیہ ہونے والا ملک راستے پر لگ گیا' دشمنوں کی سازشیں ناکام ہوگئیں۔ گزشتہ دنوں پاکستان میں ایک عدالتی بحران پیدا کیا گیا' بعد میں مرزا طاہر نے خود اعلان کیا کہ اس بحران کے پیچھے قادیانی نواز لوگوں کا ہاتھ تھا اور اس کا مقصد آئین کو ختم کرنا تھا لیکن خدا کی طرف سے تاخیر ہوگئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت کیسی ظاہر کی اور مرزا طاہر کا جھوٹ کیسا واضح کیا' اس کا مشاہدہ آج دنیا کررہی ہے کہ پاکستان کے سب سے بڑے منصب اور وفاق پاکستان کی حکومت ایوان صدر میں ایسا شخص منتخب ہوگیا جس کا رواں رواں عقیدہ ختم نبوت کے جذبہ سے سرشار ہے۔ جس نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خادم کی حیثیت سے کام کیا۔ جس نے مرزا طاہر کی بکواس کا سب سے پہلے جواب دیا' جس نے عدالت عالیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو بمع ذریت کے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ آج منصب صدارت پر حضور اکرم ﷺ کا ایک ادنیٰ خادم رونق افروز ہوکر عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت اور مسیلمہ پنجاب کے کذب کا اعلان کررہا ہے۔ مرزا طاہر۔ تیرے جھوٹ کے لئے صرف یہی کافی تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت افریقہ کے جنگلات میں بھی شروع ہوگیا۔

گزشتہ دنوں گیمبیا میں مرزا طاہر اپنے آقا انگریزوں کی طرح ملک کو اقتصادی طور پر مفلوج کرکے قادیانیت کی حقانیت کا اعلان کرنے لگا۔ تفصیلات کے مطابق گزشتہ کئی سالوں سے قادیانیت ہسپتالوں' اور رفاہی کاموں کی آڑ میں گیمبیا اور بعض افریقی ممالک میں تبلیغ میں مصروف تھی۔ ڈاکٹروں نے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے کوششیں کی ہوئی تھیں' کئی دفعہ علماء کرام نے اعتراض کیا لیکن قادیانی باز نہیں آئے۔ گزشتہ چند ماہ قبل امام الحرم شیخ صالح حمید گیمبیا تشریف لے گئے اور قادیانیت کی اس سازش کو بے نقاب کرتے ہوئے ائمہ کرام کو تلقین کی۔ ائمہ کرام نے اس تلقین پر لبیک کہا اور مساجد سے اعلان ہوا کہ مرزا طاہر اور اس کی ذریت اگر اس ملک میں نوکری اور اپنے کاموں کے لئے آئی ہے تو صرف اس کام تک محدود رہے اور دینی معاملات میں مداخلت نہ کرے اور جھوٹے دین کی تبلیغ بند کردے ورنہ مسلمان ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں گے۔ حکومت سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ قادیانیوں کی

لادینی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔ مسلمانوں کے اس مطالبہ پر حکومت نے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر قدغن لگائی تو مرزا طاہر نے اپنی ذریت کو حکم دیا کہ گیمبیا کو اقتصادی طور پر مفلوج کردیا جائے۔ تمام ڈاکٹر وغیرہ واپس ہوئے' اس پر حکومت نے بات کی کہ یہ طرز عمل مناسب نہیں تو مرزا طاہر نے شرائط عائد کیں کہ گیمبیا کی حکومت معافی مانگے وہاں کے علماء کرام پر پابندی عائد کرے کہ وہ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر اعتراض نہیں کریں گے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو اس کی اطلاع ملی تو لندن دفتر اور پاکستان دفاتر سے ٹیلی گرام وغیرہ کا سلسلہ شروع کیا گیا۔ حاجی عبدالرحمان یعقوب باوا نے گیمبیا رابطہ کیا' مکۃ المکرمہ سے رابطہ عالم اسلامی کے مولانا محمد علی حجازی اور مولانا عبدالحفیظ مکی' پاکستان سے مولانا منظور احمد چنیوٹی نے مل کر ائمہ کرام اور گیمبیا سے رابطے کئے ان کو تعاون کا یقین دلایا' گیمبیا کے علماء کرام نے عندیہ دیا کہ ہم اس جنگ کو انشاء اللہ اندرونی سطح پر لڑیں گے' کسی باہر سے عالم کے آنے کی ضرورت نہیں' ادھر مرزا طاہر نے حسب معمول پروپیگنڈہ شروع کردیا کہ "مسیح موعود کی پیش گوئی پوری ہونے والی ہے۔ گیمبیا حکومت نے گھٹنے ٹیک دیئے' معافی مانگ رہی ہے' قادیانیت کا بول بالا ہوگا۔" انگریز حکومت کی سرپرستی میں مرزا طاہر کی کوشش جاری تھی کہ کسی طرح گیمبیا حکومت کو مفلوج کرکے اس موقع سے فائدہ اٹھایا جائے اور پھر اس کی آڑ میں مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے حربے اختیار کئے جائیں۔ لیکن قربان جایئے میرے رب کی قدرت پر نبی اکرم ﷺ کی صداقت پر' آپ کے عقیدہ ختم نبوت کی حقانیت اور اسلام کی عظمت پر کہ الحمدللہ! گیمبیا میں مسلمانوں نے حضور اکرم ﷺ سے اپنے محبت کا حق ادا کردیا اور اپنے موقف پر مضبوطی کے ساتھ ڈٹے رہے' ادھر مرزا طاہر اعلان کرتے رہے کہ قادیانیت کی فتح ہونے والی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے عقیدہ ختم نبوت کی عظمت کو ظاہر کیا' پہلے مرحلے پر گیمبیا حکومت نے فیصلہ کیا کہ ڈاکٹر اور دیگر لوگ صرف کام کے لئے آنا چاہتے ہیں تو آجائیں' مجبور ہوکر قادیانی کام پر واپس آگئے اور ان کی تبلیغ بند ہوگئی اور بعد میں حکومت نے فیصلہ کیا کہ قادیانی چونکہ نبی اکرم ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت کے منکر ہیں اس لئے ان کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ روزنامہ نوائے وقت اور خبریں کی اطلاع کے مطابق جو کہ نمائندہ اور این این آئی کے حوالے سے شائع ہوئی ہے گیمبیا حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا ہے اور گیمبیا کے اس فیصلے سے افریقی ممالک کے مسلمانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے اور دیگر افریقی ممالک میں قادیانیوں کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے یہ فیصلہ بہت موثر ہوگا۔ (انشاء اللہ)

مرزا طاہر صاحب ڈش انٹینا کے ذریعہ تبلیغ اور افریقہ میں اپنے کام کو اپنی حقانیت کی دلیل قرار دیتے تھے اور چند ممالک میں رفاہی کام کرنے کی وجہ سے ان کو جو معمولی سی پذیرائی حاصل ہوئی تھی اس پر بہت زیادہ اتراتے تھے اور گیمبیا کے سلسلے میں تو ان کا یقین غالب اتنا زیادہ تھا کہ جب قادیانیوں کے خلاف تقریریں کی گئیں تو انہوں نے گیمبیا کو بلیک میل کرنے کے لئے ڈاکٹروں کو واپس بلاکر گیمبیا کو پریشان کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی اور مرزا طاہر کی بلیک میلنگ اور ملک کو تباہ کرنے کی کوششیں ناکام ہوگئیں اور قادیانیت کی حقانیت کے بجائے اس کا باطل ہونا ظاہر ہوگیا۔ اس کے بعد اب صحیح راستہ تو یہ ہے کہ مرزا طاہر قادیانیت سے خود بھی توبہ کرتے اور تمام ذریت کو بھی توبہ کا حکم دیتے لیکن نہ مرزا غلام احمد قادیانی کو توبہ کی توفیق ہوئی اور نہ ہی مرزا طاہر کو توبہ کی توفیق ہوگی' بلکہ ان کی گمراہی میں اضافہ ہوتا رہے گا' کیونکہ انہوں نے اپنی کامیابی کو حقانیت کی دلیل سمجھ لیا ہے۔ اگر رفاہی کاموں کے ذریعہ کسی کی امداد کرکے کچھ کامیابی حاصل کرلینا یا ڈش انٹینا' ٹی وی اور دنیاوی ترقی کے ذریعہ دنیا تک رسائی حاصل کرنا حق کی دلیل ہے؟ تو یہودی اور عیسائی قادیانیوں سے بڑھے ہوئے ہیں وہ اس سے زیادہ حق پر ہوں گے؟ بات یہ ہے کہ اسلام میں حقانیت کی دلیل حضور اکرم ﷺ سے وابستگی ہے اور یہ اعزاز ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کو حاصل ہے جو عقیدہ ختم نبوت پر غیر متزلزل یقین رکھتے ہیں اور عقیدہ ختم نبوت کے انکار یا جھوٹے دعوائے نبوت کی وجہ سے مسیلمہ کذاب سے لیکر مرزا غلام احمد قادیانی تک کو کافر قرار دیتے ہیں اور امت مسلمہ سے خارج کرتے ہیں۔ مرزا طاہر خود فیصلہ کرلیں پہلے ہندوستان میں' پھر پاکستان میں' پھر سعودی عرب میں' دوسرے اسلامی ممالک میں اور اب گیمبیا میں ان کو جو رسوائی ہوئی ہے اگر ان میں عقل ہے تو ان کے لئے یہ کافی ہوگا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے قلوب' ان کی آنکھوں' ان کے کانوں پر پردہ ڈال دیا ہے' حق بات سننے' سمجھنے اور دیکھنے کی صلاحیت سلب ہوگئی ہے' انشاء اللہ مسلمان ہر جگہ اس طرح عقیدہ ختم نبوت کی عظمت کا اعلان کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے' جنہوں نے اخلاص کے ساتھ گیمبیا میں عقیدہ ختم نبوت کی عظمت کے لئے کام کیا۔

حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی قدس اللہ سرہ
مرسلہ : مشتاق احمد

لیلۃ القدر

رمضان المبارک کا گرانقدر عظیم الشان تحفہ

خطبہ ماثورہ کے بعد سورۃ القدر کی تلاوت

بزرگان محترم اور برادران عزیز!

لیلۃ القدر، شب وصال:

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس ماہ رمضان المبارک کی وہ مبارک رات اور مبارک شب بھی ہمیں اور آپ کو میسر آئی' جو درحقیقت شب وصال اور ملاقات کی رات ہے۔ دنیا میں ہر انسان خواہ کوئی عقیدہ رکھتا ہو' کسی قسم کا مذہب رکھتا ہو' اس کے دل میں اللہ کو دیکھنے کی اور اللہ سے ملاقات کی تمنا ضرور ہوتی ہے۔

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اللہ نے اپنی محبت کا بیج بنی نوع انسان کے ہر فرد کے دل میں بو دیا ہے۔ خواہ مشرک ہو' عیسائی ہو' یہودی ہو' حتیٰ کہ جو خدا کے منکر ہیں' محبت کی لہر کبھی کبھی ان کے دل میں بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

انکار ممکن نہیں:

حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ سے ایک دہریہ کی بات ہو رہی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے کبھی دریا کا سفر کیا' اس نے کہا ہاں' میں نے دریا کا سفر کیا اور اس طریقے پر کیا کہ میں کشتی میں جا رہا تھا' طوفان سے ٹکرا کر کشتی ٹوٹ گئی اور میں ایک تختہ کے اوپر بیٹھا ہوا جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ وہ تختہ بھی میرے ہاتھ سے چھوٹ گیا...... امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ تو سچ بتانا' جب کشتی کا اور تختہ کا سہارا نہیں رہا تیرے دل میں اس وقت یہ خیال پیدا ہوا کہ کوئی غیبی طاقت مجھے مصیبت سے بچا لے۔

فرمایا کہ یہ وہ فطری جذبہ ہے' اللہ کا جو تیرے دل میں بھی موجود ہے' یہ اور بات ہے کہ تو نے اپنی روحانیت کو زنگ آلود بنا دیا ہے' جس کی وجہ سے تو خدا کا انکار کرتا ہے۔ سب کے دل میں دیکھنے کی تمنا اور خواہش ہے۔

جن لوگوں نے اللہ والوں سے صحیح تعلیم حاصل کی ہے' وہ دھوکہ نہیں کھاتے' لیکن جن لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہے وہ دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

ہندو کی تلاش حق:

کانپور میں ایک ہندو ہر وقت اس بات کی تلاش میں رہتا تھا کہ مجھے کسی طریقے سے پرمیشر کی ملاقات ہو جائے' میں اللہ کو دیکھوں۔ لوگوں کو یہ معلوم تھا کہ یہ اللہ کی ملاقات کے لئے اور اس کی تجلی کا دیوانہ ہے۔

کسی شخص نے اس سے کہا کہ چلو قبرستان کی فلاں مسجد ہے' رات کے وقت' میں تم کو اللہ کی زیارت کرا دوں گا۔ اس نے کہا کہ قبرستان میں نہیں' جی چاہے جہاں لے جاؤ۔ رات کے وقت لے جاؤ' جنگل میں لے جاؤ لیکن اگر اللہ کی زیارت مجھے نصیب ہوتی ہو' تو میں جانے کو تیار ہوں........ اس کو لے جا کر مسجد میں بٹھایا اندھیرا گھپ...... اس زمانے میں ماچس نئی نئی چلی تھی۔ بہت سوں کو یہ پتہ بھی نہیں تھا کہ اس ماچس سے آگ روشن ہو جاتی ہے۔ اس نے کہا کہ تم آنکھیں بند کر کے بیٹھ جاؤ' ابھی جب روشنی ہو گی تو تم آنکھیں کھولنا۔ اور وہی خدا کا نور ہے۔ اس نے کہا...... نہیں...... یہ خدا کا نور نہیں ہو سکتا۔ اس میں میرا سایہ پڑ رہا ہے۔ تیرا دھوکہ چل نہیں سکتا۔

پھر کسی دوسرے نے اسے یہ دھوکہ دیا' جمنا کے کنارے لے گیا رات کے وقت' کچھوے کے اوپر چراغ رکھ دیا' اور کچھوے کو چلا دیا آگے' اور اس سے کہہ دیا کہ دیکھو یہ ہے پرمیشر' یہ ہے خدا کی تجلی......... یہ جمنا کے کنارے دوڑتا' دوڑتا' چلتے چلتے تھک گیا۔ لیکن تمنا اس کے دل میں یہ تھی کہ میں کسی طریقے سے اپنے خدا کے نور کو دیکھوں اور اللہ سے ملاقات کروں۔

اللہ کی ایک شان حاکمانہ ہے' حاکمانہ شان کا مطلب ہمارا یہ حکم ہے' ہمارا یہ فرمان ہے' تمہیں

یہ کرتا ہے‘ تمہیں یہ نہیں کرنا ہے۔ اس شان کے اعتبار سے ہم اور آپ رعایا ہیں‘ ہم اور آپ اللہ کے بندے ہیں‘ اور اس طریقے پر اللہ کے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں جس بات کا حکم دے گا‘ ہم اور آپ اس کو قبول کریں گے اور اس کی اطاعت کریں گے...... مگر

اللہ کی شان محبوبیت:

اللہ تعالیٰ کی دوسری شان محبوبیت کی شان ہے‘ شان محبوبیت کے اعتبار سے ہم اور آپ سب عاشق ہیں‘ سب دیوانے ہیں‘ ہم اور آپ سب مجنون ہیں۔

ہر ایک کے دل میں یہ جذبہ ہے کہ ہم کسی طریقے سے اللہ سے ملیں‘ اللہ سے ملاقات کریں‘ یہ اللہ کی شان کریمی ہے کہ اللہ نے اپنی ملاقات کے لئے آپ کو ایک دن میں پانچ مرتبہ ملاقات کی اجازت دی ہے اور وہ پانچ وقت کی نماز ہے۔ جو اللہ کے دربار میں مسجد میں ادا کی جاتی ہے۔

شان کریمی میں نے اس لئے کہا میں نیروبی میں اور بعض دوسرے ملکوں میں جب لوگوں کے درمیان بے تکلفی کے ساتھ بیٹھا تو . بعضوں نے کہا...... ارے آپ بڑے خوش قسمت ہیں۔ مولانا سے آپ یہاں مل رہے ہیں‘ ذرا جاکے دیکھئے تو کراچی میں‘ ان سے تو ملاقات بھی مشکل سے ہوتی ہے۔ یہ تو آپ بڑے خوش قسمت ہیں‘ جو صبح شام ہر وقت آپ سے ملاقات ہو رہی ہے۔

یہ واقعہ میں نے اس لئے نقل کیا کہ لوگ اس بات کو بھی محسوس کرتے ہیں کہ ایک شخص سے کبھی کسی جگہ ملاقات زیادہ نہیں ہوتی‘ کسی جگہ بے تکلفی سے ملاقات ہو جاتی ہے‘ اور ہم آپ کیا حیثیت رکھتے ہیں‘ کیا حقیقت رکھتے ہیں‘ ہفت اقلیم کی سلطنت کا بادشاہ بھی اللہ کی بادشاہت کے مقابلے میں خدا کی قسم ایسے ہے جیسے کہ جوتے کا تسمہ...... کوئی حیثیت نہیں۔

نسبت محمدی ﷺ کا اعجاز:

نواب صاحب حیدر آباد دکن بیٹھے ہوئے تھے‘ مولانا شبیر احمد عثمانی رحمتہ اللہ علیہ تقریر فرمارہے تھے۔ مولانا نے فرمایا کہ سرکار دو عالم ﷺ کا مرتبہ اتنا بڑا ہے کہ اگر آپ ﷺ کے جوتے کا تسمہ نظام دکن کے تاج میں لگ جائے تو تاج کا مرتبہ بڑھ جائے۔ نظام دکن پر حال طاری ہو گیا اور چیخ کے کہنے لگے "آپ نے بالکل صحیح کہا" اگر حضور اکرم ﷺ کے جوتے کا تسمہ میرے تاج میں لگ جائے تو میں بادشاہ ہو جاؤں۔

محبوبیت کے اعتبار سے ہم اور آپ سب عاشق ہیں‘ اللہ نے مقرر کر دیا ہے حی علی الصلوۃ‘ حی علی الصلوۃ چلو پانچ وقت تمہاری ملاقات ہے۔ تمہیں زیارت کا موقع دیا ہے۔ وصال کا موقع دیا ہے‘ درشن کا موقع دیا ہے...... معاف کیجئے۔ میں ایسے الفاظ سے ترجمہ کو بھی بعض اوقات پسند نہیں کرتا کہ ان ترجموں میں‘ ان الفاظ میں نورانیت نہیں ہے۔ معنی چاہے درشن کے بھی زیارت ہی کے ہوں...... لیکن......

حضرت مولانا شیخ الہند رحمتہ اللہ علیہ جب مالٹا گرفتار ہو کر گئے اور واپس آئے تو لوگ لینے کے لئے ان کو بمبئی کے سمندری پورٹ پر گئے۔ وہ تشریف لائے‘ ہندو اور مسلمان‘ مولانا محمد علی‘ مولانا شوکت علی سب موجود ہیں۔ جلوس روانہ ہوا‘ کسی نے جلوس میں یہ نعرہ لگا دیا کہ محمود الحسن کی جے ہوئے۔ فوراً" جلوس روکا...... اور فرمایا...... بھئی میں جب گیا تھا تو تم میں یہاں نعرہ تکبیر چھوڑ گیا تھا‘ یہ جے کے نعرے کب سے لگنے لگے؟......

مولانا محمد علی مرحوم نے کہا کہ حضرت "جے ہوئے" کا معنی ہے فتح ہو۔ فرمایا کہ ترجمہ میں بھی جانتا ہوں۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ جے ہوئے کا ترجمہ "فتح ہو" ہے لیکن اگر ترجمہ ہی کرنا ہے تو پھر اللہ کا ترجمہ بھی رام رام کرلو۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض الفاظ ایسے ہیں کہ ان کے ترجمے میں بھی نورانیت نہیں۔ میں نے عرض کیا‘ پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ موقع دیتے ہیں‘ اور وہ بھی زیارت اور ملاقات ان کو ملتی ہے جن کے نصیب میں ہے۔ جن کے نصیب میں نہیں وہ محروم رہتے ہیں۔

توفیق خداوندی کی مثال:

ایک بہت بڑے زمیندار اپنے ملازم کے ساتھ شکار کو جا رہے تھے‘ جنگل میں کوئی معمولی سا گاؤں نظر آیا غیر آباد...... وہاں ایک مسجد تھی۔ اس ملازم نے اپنے زمیندار آقا سے کہا کہ حضور! اجازت دیجئے نماز کا وقت ہے تو میں نماز پڑھ لوں۔ اس زمیندار کا جی تو نہیں چاہا‘ لیکن اتنی اخلاقی جرات بھی نہیں تھی کہ انکار کرتے‘ اس نے کہا اچھا بھئی تو جا‘ جلدی سے پڑھ کے آ۔ یہ دروازے پر کھڑے ہوئے ہیں باہر...... ملازم مسجد کے اندر ہے اور دیکھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر یہ شاہی دربار ہے تو بادشاہ اندر ہے۔ ملازم باہر ہے‘ جب دیر ہو گئی تو اس نے آواز دی اور کہا ارے رمضانی! آتا کیوں نہیں؟ اندر سے رمضانی نے جواب دیا۔ کہ جی حضور میں تو آنا چاہتا ہوں‘ آقا مجھے آنے نہیں دیتے...... بڑا ناراض ہوا‘ مسجد خالی پڑی ہے۔ اس نے کہا...... ارے! تجھے کون نہیں آنے دیتا؟...... اس نے کہا حضور! جو آپ کو باہر سے اندر نہیں آنے دیتا‘ وہ اندر سے مجھے باہر جانے نہیں دیتا۔

معلوم ہوا کہ یہ بھی اللہ کی توفیق ہے‘ جنہیں ملتی ہے وہ بے طاقت بھی پہنچ جاتے ہیں فرمایا۔

بود مورے ہوسے داشت کہ در کعبہ رسد
دست برپائے کبوتر زد و ناگاہ رسید

چیونٹی کے دل میں بھی تمنا ہوئی کہ وہ حج بیت اللہ کو جائے۔ اللہ نے کہا یہ چل کے جا نہیں سکتی‘ اس کا انتظام ہم کریں گے۔ کبوتر جو اڑ کے حرم جا رہا تھا‘ حکم دیا کہ تو یہاں اتر جا‘ اور چیونٹی سے کہا کہ تو اس کے پاؤں میں لپٹ جا‘ اور کبوتر سے کہا کہ چیونٹی کو لے جاکے حرم میں چھوڑ دے۔

یہ تو روز مرہ کی ملاقات ہے پانچ وقت کی‘ لیکن یہ ملاقات اعلیٰ ہے کہ جس کے لئے آپ اللہ کے گھر میں جاتے تھے‘ اور بعض اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ لوگ اللہ کے گھر کا چکر کاٹ کر آگئے ہیں کہ ہم ملنا چاہتے ہیں‘ جواب آیا اندر سے کہ تم ملاقات

کے قابل نہیں...... جاؤ...... فرمایا کہ۔

یہ طواف خانہ رفتم بہ حرم رہم نہ دادند
کہ برون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی

آپ ملنا چاہتے ہیں اللہ سے' یہ تو بتایئے کہ ملاقات کے لئے باہر رہ کے تم نے کیا تیاری کی تھی...... جو آج ملنا چاہتے ہو؟

لیکن ایک ملاقات یہ بھی ہے...... کہ جس محبوب کے لئے آپ پریشان تھے جس کے لئے ہر وقت آپ کا دل چاہتا تھا' آج وہ خود آپ کے مکان میں نازل ہوگیا۔ ہروقت آپ کی تمنا تھی کہ آپ جائیں' لیکن آج جس رات میں آپ موجود ہیں' یہ رات وہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام ملائکہ کے ساتھ' عرش الٰہی کے تمام فرشتوں کے ساتھ یوں کہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے شاہانہ اسٹاف کے ساتھ اور عملہ کے ساتھ آج آسمان دنیا پر تشریف لائے ہیں۔ ملائکہ کا نزول ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے' زمین کے فرشتے اور عرش کے فرشتے' سب کے سب آج کی رات میں جمع ہوجاتے ہیں اور فرمایا نزول ملائکہ کی وجہ سے دنیا کے تمام انسانوں کے دل نرم اور موم ہوجاتے ہیں۔ اور اللہ کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔

ماحول کی برکات:

یاد رکھئے! بعض اوقات ماحول کا اور صحبت کا بھی اثر ہوتا ہے اچھی تمنا ہو یا بری' دل کی کیفیت بعض اوقات ماحول سے بھی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مولانا تھانوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ کسی شخص نے یہ سوال کیا' صاحب! آپ نے فرمایا ہے کہ جنت میں ہر وہ چیز مل جائے گی' جس کا تمہارا دل چاہے گا' تو فرمایا کہ جی! میں بڑا عاشق ہوں حقہ کا' مجھے جنت میں حقہ بھی ملے گا یا نہیں؟...... مولانا نے فرمایا...... میں تجھے قسم سے کہتا ہوں کہ جنت میں رہتے ہوئے تیرے دل میں حقہ کی تمنا پیدا نہیں ہوگی۔

معلوم ہوا' ملائکہ اور فرشتوں کا جب نزول ہوتا ہے' تو ہم اور آپ اپنے اپنے نرم بستروں کو چھوڑ دیتے ہیں' اپنے اپنے گھروں کو چھوڑ دیتے ہیں' ہم اپنی نیند کو چھوڑ جاتے ہیں اور جمع ہوجاتے ہیں...... اور یاد رکھئے یہ سب عاشقانہ کیفیتیں اور حالات ہیں' نہ کھانے کی پرواہ ہے' نہ پینے کی پرواہ ہے' نہ راحت کا خیال ہے...... نہ آرام کا خیال ہے' کبھی کبھی..... کبھی کبھی کیا...... عاشق سے پوچھئے کہ...... بہت سی راتیں آنکھوں ہی آنکھوں میں گزر جاتی ہیں۔ ایک لمحے کے لئے بھی آنکھ نہیں لگتی ہے' کسی عاشق نے ساری رات گزار کر کہا تھا۔ فرمایا کہ۔

مت آئیو او وعدہ فراموش تو اب بھی
جس طرح کٹا روز گزر جائے گی شب بھی

رات بھی انتظار میں' دن بھی انتظار میں...... یہ کیفیت عاشقانہ کیفیت ہے۔ آج ہم اور آپ بھی اس کیفیت کا مظاہرہ کررہے ہیں۔

تو میرے دوستو! یہ شب قدر اور لیلتہ القدر کیا ہے؟ یہ شب وصال ہے۔ ایسا وصال ہے کہ روز آپ جاتے تھے اللہ کے دربار میں۔ آج اللہ تعالیٰ آسمان دنیا پر نزول اجلال فرمارہے ہیں۔ آج اللہ تعالیٰ ملاقات کے لئے خود آپ کو موقع دے رہے ہیں اور اللہ کی طرف سے شرف ملاقات بخشا جارہا ہے۔

سلاطین اور بادشاہوں کی ملاقات کا طریقہ کیا ہے؟...... ان کا طریقہ یہ ہے کہ ہمارا نمائندہ جارہا ہے۔ یہ ہماری شرکت ہے' حضرت جبرئیل امین تشریف لارہے ہیں فرمایا کہ تنزل الملٰئکۃ والروح (الایہ) روح الامین...... جبرئیل امین کا لقب ہے۔ فرمایا کہ آج جبرئیل امین جو تمام ملائکہ کے سردار ہیں' وہ بھی تشریف لائے ہیں۔ اور جب وہ تشریف لائیں گے تو تمام کے تمام ملائکہ اور فرشتے جو ہیں وہ آسمان دنیا پر آئیں گے۔ یہی اللہ کی ملاقات کا ذریعہ اور طریقہ ہے۔

تو میں نے عرض کیا' آج کی شب اللہ کی ملاقات کی شب ہے۔ کسی شاعر نے صحیح کہا ہے...... فرمایا کہ۔

شب قدر ست طے شد نامہ ہجر
سلام ھی حتی مطلع الفجر

لیلتہ القدر جو آئی ہے' سمجھو کہ ہجر اور فراق کے دن ختم ہوگئے۔ اور آج اللہ نے ہمیں ملاقات کا موقع دیا ہے۔

قدر کا معنی:

اللہ تعالیٰ کی ملاقات کی گھڑی اور رات کا کیا نام رکھا؟ فرمایا کہ یہ رات قدر کی رات ہے۔ علماء نے لکھا ہے کہ قدر کے تین معنی ہیں۔ قدر کے ایک معنی ہے تقدیر' تقدیر کے معنی ہیں اندازہ' حصہ مقرر کرنا۔ کس کی کتنی عمر' کس کی کتنی روزی' کس کی کتنی عزت' یہ تمام کی تمام چیزوں کا آج کی شب میں اللہ کی طرف سے اندازہ کیا جائے گا۔ کس کی عمر کتنی ہوگی' کس کو کتنی روزی دی جائے گی' کس کو کتنا منصب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آج کی رات میں یہ تقدیر اور امور جو ہیں مقرر کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کا نام "لیلتہ القدر" ہے۔

اور ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تسلی کے لئے اس کو نازل فرمایا اور یہ فرمایا کہ ہم نے آپ کو ایک رات ایسی عطا فرمائی ہے کہ اس ایک رات میں اگر آپ ﷺ کی امت کا کوئی فرد عبادت کرلے گا تو اس کو اتنا ثواب ملے گا۔ جیسے پہلی امتوں کے عابدوں کو ہزار سال کا ثواب ملتا تھا۔ جس کا مطلب ہے انہیں تو مشقت اور محنت سے ملتا تھا اور اس امت کو اعزاز کے طور پر ہم عطا فرمائیں گے۔ ہم ایک رات کی عبادت اور بندگی کو ہزار سال کی عبادت میں تبدیل کردیں گے۔ جس سے معلوم ہوا کہ لیلتہ القدر فضیلت کی رات ہے۔ اس رات کی بدولت آپ کو فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

بعضوں نے کہا کہ یہ رات فضیلت کی رات کس لئے ہے؟ اس رات میں فضیلت والی کتاب ملی' جس کے ذریعے سے ملی وہ فضیلت والی شخصیت' جس امت کو ملی وہ فضیلت والی امت...... فرمایا فضیلت والی کتاب' فضیلت والے نبی کے ذریعے سے فضیلت والی امت کو نصیب ہوئی۔ بلکہ علماء نے لکھا ہے کہ تین فضیلتیں اللہ تعالیٰ نے جمع فرمادی ہیں نزول قرآن' وہ فضیلت والی کتاب ہے سرکار دو عالم ﷺ فضیلت

والے نبی اور پیغمبر ہیں۔ اور آپ ﷺ کی امت فضیلت والی امت ہے۔ اب آپ سورۃ کو دیکھئے اس میں تین جگہ قدر ہے یا نہیں..... فرمایا کہ:

انا انزلنہ فی لیلۃ القدر ○ وما ادرک مالیلۃ القدر ○ لیلۃ القدر خیر من الف شھر ○

فرمایا تین فضیلتیں اللہ تعالیٰ نے جمع فرمادی ہیں۔ کتاب فضیلت والی‘ نبی فضیلت والے‘ امت فضیلت والی...... اس لئے فرمایا کہ یہ رات فضیلت والی رات ہے۔

اور تیسرے معنی قدر کے ہیں کم کرنا‘ تنگ کرنا....... آج کی رات‘ تنگی کی رات ہے۔ کیا مطلب! بڑے بڑے میدان‘ بڑے بڑے ہال‘ بعض اوقات مجمع زیادہ ہو تو وہ تنگ ہو جاتے ہیں۔ میدان عرفات کو دیکھئے‘ جب حجاج کا ہجوم ہوتا ہے تو میدان عرفات جو لق و دق ایک جنگل اور ایک میدان نظر آتا ہے مگر جب حجاج کے خیمے لگتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ میدان تنگ ہو گیا........ فرمایا کہ یہ رات تنگی کی رات ہے۔ کیا مطلب؟ یہ رات اس لئے تنگی کی رات ہے کہ عرش اور فرش دونوں کے فرشتے اتنی تعداد میں جمع ہو گئے ہیں کہ دنیا تنگ ہو گئی ہے‘ جس کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی رات عطا فرمائی ہے‘ اس کو لیلۃ القدر کہا ہے اور یہ ملاقات کی رات ہے‘ اور اس میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ عزت اور شرف عطا فرمایا۔

میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب دنیا میں اتاری اور نازل فرمائی ہے‘ وہ صرف مسلمانوں ہی کے لئے نہیں‘ کل بنی نوع انسان کے لئے‘ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ چرند پرند کے لئے اور کل مخلوقات کے لئے ـــــ وہ دن خوشی کا دن ہے‘ کیوں؟ اس لئے کہ اس کتاب کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو غلامی سے نجات عطا فرمائی۔ انسان‘ انسان کا غلام تھا۔ انسان‘ انسان کی غلامی کرتا تھا۔ مخلوق‘ مخلوق کی غلامی کرتی تھی۔ تم اگر انسان ہو‘ تو تمہارا یہ سر صرف اللہ کے سامنے جھک سکتا ہے اور اس کے سوا‘ کسی اور کے سامنے سر جھکانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کے ذریعے سے ہمیں آپ کو عزت عطا فرمائی ہے۔ ہم صرف اللہ کے دروازے پر سر جھکاتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی اور کے دروازے پر سر نہیں جھکاتے۔

خشیت خداوندی:

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بات لکھی ہے‘ فرمایا کہ ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے تو آپ ﷺ کو یہ محسوس ہوا کہ یہ ایک پتھر ہے۔ یہ رو رہا ہے‘ پتھر رو رہا ہے‘ آپ کہیں گے کہ پتھر میں تو حس نہیں ہے ہمارے اور آپ کے اعتبار سے حس نہیں ہے۔ لیکن اس میں حس ہے اور فرمایا کہ اگر پتھر میں حس نہیں تو فرمایا کہ کبھی کبھی پتھر اللہ کے خوف سے لرز کر اوپر سے نیچے گر جاتا ہے‘ پتھر میں خوف خدا ہے‘ اس میں بھی خشیت ہے وہ رو رہا ہے‘ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کہ بھئی تیرے رونے سے دل گھٹا جاتا ہے‘ اس نے کہا کہ میں اس لئے رو رہا ہوں جب سے میں نے یہ سنا ہے کہ جہنم کے اندر ایندھن کے طور پر جو چیز جلائی جائے گی وہ پتھر ہوں گے۔ فرمایا کہ وقودھا الناس والحجارۃ یا کافر ہوں گے اور یا پتھر جلایا جائے گا۔ میں اپنی قسمت پر رو رہا ہوں کہ ہائے میں پتھر پیدا کیا گیا‘ میں دوزخ کا ایندھن بن گیا۔

حضور اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر اس کے حق میں دعا مانگی اور فرمایا ”میں نے تیرے حق میں اللہ سے دعا کی ہے‘ اللہ تعالیٰ تجھے بچالیں گے۔“ آپ ﷺ تشریف لے گئے‘ واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ برابر رونے میں مصروف ہے۔ آپ ﷺ نے پھر پوچھا کہ تیرے رونے کی کیا بات ہے؟ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے جو الفاظ نقل کئے ہیں بڑے پیارے الفاظ ہیں فرمایا کہ ”وہ خوف کا رونا تھا اور یہ خوشی کا رونا ہے۔ کہاں میری قسمت کہ سرکار دو عالم ﷺ میرے حق میں دعا فرمائیں۔ میرے پاس تشریف لائیں‘ یہ وہ خوشی ہے کہ جس کی وجہ سے میری آنکھوں سے آنسو تھمتے نہیں۔“ جس سے معلوم ہوا کہ آج اگر ہم اور آپ روتے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ....... رونا اس لئے آتا ہے کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی دن ایسا ایسی رات بھی آ گئی کہ اللہ تعالیٰ خود تشریف لائیں اور تشریف لا کر فرمائیں کہ ”اے میرے بندے مانگ کیا مانگتا ہے۔“ فرمایا۔

ہم تو مائل بہ کرم ہیں کوئی سائل ہی نہیں
راہ دکھلائیں کسے رہرو منزل ہی نہیں

آج کی رات اللہ کی طرف سے ندا دی جا رہی ہے۔ پکارا جا رہا ہے‘ تم میں سے کوئی مغفرت کا خواہاں ہے‘ میں اس کے گناہ معاف کرتا ہوں‘ تم میں سے کوئی رزق کا طالب ہے جسے میں رزق دوں‘ تم میں سے کوئی صحت تندرستی کا طالب ہے جس کو میں تندرستی اور صحت دوں۔

میرے دوستو! اس اعلان سے فائدہ اٹھاؤ......

آپ اور ہم دنیا کے معاملے میں بہت تیز ہیں۔ بڑے ذہین ہیں‘ بڑے لائق اور قابل ہیں۔ افسوس یہ ہے کہ ہماری منطق دین کے معاملے میں فیل ہو جاتی ہے۔

دنیا کے معاملے میں تو اتنے تیز ہیں کہ مشہور یہ ہے کہ ایک تاجر کا انتقال ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی پیشی ہوئی‘ اللہ تعالیٰ نے کہا کہ تمہاری نیکی اور تمہارے گناہ برابر برابر ہیں۔ کہو جنت میں جاؤ گے یا جہنم میں؟ تو اس تاجر نے کہا کہ جی میں تو جنت‘ جہنم جانتا نہیں........ جہاں دو پیسے کا فائدہ ہو وہاں پہنچادو۔

یہ نہیں معلوم جنت کیا؟ جہنم کیا؟ جہاں دو ٹکے کا فائدہ ہو‘ وہاں پہنچادو۔ وہاں تو آپ کا یہ حال ہے لیکن دین کے معاملے میں ہم اور آپ اس طرح نہیں سوچتے۔ اگر اسٹیٹ بینک کی طرف سے یہ اعلان ہو جائے جس کے پاس ٹوٹا‘ پھوٹا‘ پھٹا‘ مٹی میں آلودہ نوٹ ہو‘ وہ اگر لے آئے ہم اسے نئے نوٹ میں تبدیل کر دیں گے۔

میرے دوستو!...... مجھے تو کوئی نظر نہیں آتا کہ وہ اس پھٹے ہوئے نوٹ کو یہ سمجھ کر بیٹھا رہے کہ یہ اسٹیٹ بینک کی عمارت تو اتنی شاندار ہے‘ میں یہ گندہ قسم کا نوٹ لیکر کیا جاؤں........ نہیں‘ ہر آدمی دوڑ کر جائے گا اور یہ کہے گا کہ تین دن کے لئے اعلان ہوا ہے۔ اس اعلان سے فائدہ اٹھاؤ‘ اور یہ جو نوٹ ایند ھن بن گئے ہیں اس کی رقم بتاؤ۔

غنیمت جانیئے:

اگر یہ بات صحیح ہے تو میرے دوستو! آج کی شب غروب آفتاب کے بعد سے صبح صادق تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے برابر ندادی جارہی ہے۔ آواز لگائی جارہی ہے‘ ہے کوئی تم میں سے مغفرت کا چاہنے والا‘ کوئی ایمان کا مانگنے والا‘ کوئی تندرستی کا مانگنے والا‘ اللہ تعالیٰ آج اس کی درخواست قبول فرمائیں گے۔

میرے دوستو! ایمانداری سے بتایئے کیا ہماری یہ بیداری کی بات ہے کہ ہم اور آپ نرم تکیہ پر سر رکھ کے آرام سے سوجائیں........ نہیں........ ہمیں دنیاوی معاملات میں تو آپ ایسے نظر نہیں آتے...... لہٰذا آج ہمیں بیدار رہ کر ایک ایک چیز کی عرضی دینی ہے۔ ایک ایک چیز کی درخواست پیش کرنی ہے‘ یہی آج کا کام ہے۔ یہی آج کا وظیفہ ہے‘ مگر میں نے بار بار یہ بات کہی ہے...... دیکھئے عرض تو قبول ضرور ہوگی۔ آپ سب عرضیاں تیار کرلیجئے لیکن یہ دیکھ لیجئے کہ جس محکمہ میں آپ عرضی دے رہے ہیں ان کو آپ سے کوئی شکایت تو نہیں؟ ان کا کوئی مطالبہ تو آپ سے نہیں ہے؟ عرضی تو آسانی سے قبول ہوگی۔ لیکن وہ جو ہمارے تمہارے درمیان ایک پردہ پڑا ہوا ہے‘ اس پردے کو اٹھا کر آؤ...... وہ پردہ کیا ہے؟ وہ ہمارے گناہوں کا پردہ ہے‘ وہ ہماری معصیتوں کا پردہ ہے‘ وہ ہماری کوتاہیوں کا پردہ ہے...... یاد رکھئے...... چاہے کتنا ہی باپ مہربان ہوجائے‘ لیکن اگر بیٹے نے ایک مرتبہ دل دکھایا ہے اور گستاخی کی ہے جب تک وہ اس کی معافی نہیں مانگ لے گا باپ کا دل صحیح طور پر متوجہ نہیں ہوگا۔

گناہ مانع قبولیت ہے:

ایک آدمی اپنے باپ کے ساتھ اپنے استاد کے ساتھ بے ادبی کرتا ہے گستاخی کرتا ہے اس کے دل پر چوٹ لگی ہے اور اس کے بعد صبح سے شام تک اس کی ٹانگیں دباتا ہے صبح سے شام تک خدمت کرتا ہے۔ مہینوں کرتا سالوں کرتا ہے ایک بھی قبول نہیں۔ کیوں اس لئے کہ وہ جو تمہاری طرف سے ایک غلطی ہوئی تھی۔ وہ اب تک تمہارے اور میرے درمیان دیوار بنی ہوئی ہے‘ جب تک اس دیوار کو گرا کر تم نہیں آؤ گے‘ اس وقت تک تمہاری کوئی خدمت قابل قبول نہیں ہوگی........ اس لئے میرے دوستو! پہلا کام عرضی پیش کرنا نہیں ہے‘ بلکہ پہلا کام کیا ہے؟ ہم یہ کہیں کہ اے اللہ! ہم سے جو کچھ غلطی ہوئی جو گناہ سرزد ہوئے‘ آج ہم سر جھکا کر غور کرتے ہیں اور ہم رو رو کر تجھ سے مانگتے ہیں کہ تو ہمارے گناہوں کو بخش دے‘ معاف کردے۔

ایک ہمت کی بات ہے‘ آپ عرضی پر سوچیں اور غور کریں میں کہتا ہوں بڑی مبارک شخصیت ہے وہ جو یہ کہتے ہیں...... جی! ہمیں چاہئے تو کچھ نہیں‘ عرضی و رضی کی کوئی بات نہیں چاہئے‘ صرف اتنا چاہئے کہ قصور معاف ہوجائے۔

لہٰذا میرے دوستو! آج سب سے پہلا کام ہمارا اور آپ کا یہ ہے کہ ہم اور آپ اس پر سوچیں اور غور کریں...... ہم نے کس کس کی غیبت کی ہے‘ ہم نے کس کس کی رقم ماری ہے‘ ہم نے کسے ایذا پہنچائی ہے‘ ہم نے اللہ کا کونسا حق دبایا ہے‘ ہم نے انسانوں کا کونسا حق تلف کیا ہے‘ اگر وہ قابل ادائیگی ہے تو ادا کیا جائے‘ اور اگر وہ قابل معافی ہے تو آج گڑگڑا کر اللہ کے سامنے اپنے قصور کی معافی مانگی جائے۔

توبہ کی حقیقت:

اسی کا نام توبہ ہے‘ زبان سے کہنے کا نام توبہ نہیں ہے۔ اور یہ بھی توبہ کے معنی نہیں کہ ایک دفعہ گناہ کیا‘ پھر توبہ کی انہوں نے کہا جی اب بار بار کیا توبہ کریں‘ دو دفعہ کیا چار دفعہ کیا...... نہیں...... آپ اس کی پرواہ نہ کریں...... کسی عارف نے صحیح کہا ہے فرمایا:

ع باز آباز آ ہر آنچہ ہستی باز آ

جیسا کیسا تو ہے آجا میری طرف آجا...... جیسا کیسا اس لئے فرمایا‘ یہ دیکھو کپڑے پہن رکھے ہیں‘ یہ نہ دیکھو کہ زندگی کیسی ہے تم یہ سمجھو کہ تم اصل میں ایسے پانی میں غوطہ لگا رہے ہو کہ جو پانی صاف اور شفاف ہے۔ فرمایا کہ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

کفر کیا ہے تب بھی آجا‘ آتش پرستی کی ہے تب بھی آجا‘ گناہ کیا ہے تب بھی آجا ہے‘ کوئی ایسا بخشنے والا......؟

حضرت مولانا تھانوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اول تو انسان کسی کی غلطی کو معاف نہیں کرتا اور اگر معاف کرتا ہے تو کہتا ہے کہ اس کی مسل بنا کے دفتر میں رکھو تاکہ کبھی یاد تو دلایا جاسکے کہ تو نے یہ غلطی کی تھی۔ معاف کرتا ہے لیکن جرم کے نشان کو باقی رکھتا ہے‘ مگر فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ معاف کرنے پر آتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ ہم نے اس کا گناہ بھی معاف کیا‘ اس کی مسل کو جلا کے گناہ کے نشان کو بھی مٹادیا‘ فرمایا کہ۔

ایں درگہ ما درگہ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

سو مرتبہ بھی اگر تو توبہ کرکے توڑ چکا ہے پرواہ نہ کر ہم تجھے پھر معاف کردیں گے۔

تو میرے دوستو! سب سے پہلی جو بات ہے وہ یہ ہے دل ہمارا نادم و شرمندہ ہو‘ آئندہ کے لئے یہ عزم ہو جب ہم نے اور آپ نے یہ حجاب اٹھادیا۔ اب اس کے لئے کوئی تاریخ مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ وہیں جہاں بیٹھے ہیں‘ بیٹھے بیٹھے اللہ کا قرب نصیب ہوجائے گا اور ہم بیٹھے بیٹھے اس قابل ہوجائیں گے کہ ہم کہیں کہ اے اللہ! ہماری یہ حاجت ہے‘ اے اللہ! ہماری یہ ضرورت ہے‘ اے اللہ! ہماری یہ تمنا ہے‘ اے اللہ! ہماری یہ مراد ہے جس کا مطلب ہے اگر آپ نے درمیان سے وہ

حجاب دور کئے بغیر زیادہ سے زیادہ گڑگڑا کر دعا مانگی ہے تو دعا قبول کبھی نہیں ہوگی۔

آداب دعا:

ضرورت ہے پہلے اللہ سے معافی مانگنے کی اور جب معافی ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور قبولیت دعا کے سلسلے میں بھی ایک بات پہلے عرض کی ہے۔ آج بھی عرض کرتا ہوں دعا کے قبولیت کے کچھ آداب ہیں' ایک ادب یہ ہے کہ جس چیز کی دعا تم مانگ رہے ہو۔ اس کے لئے تم نے تدبیر کیا کی ہے' اگر تم نے کوئی تدبیر نہیں کی جو اللہ نے دنیا میں مقرر کر دی ہے تو تم خدا کے ساتھ مذاق کرتے ہو' تخول کرتے ہو اللہ کے ساتھ......... موٹی سی مثال ہے اس لئے میں اکثر دیا کرتا ہوں آپ ستائیسویں شب کو خوب گڑگڑا کر دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے فرزند صالح عطا فرما اور نکاح نہ کریں تو اللہ تعالیٰ فرزند صالح آپ کو کیسے دے دے' آپ کے پیٹ میں دے دے کہاں دے گا؟

جس چیز کی دعا مانگ رہے ہو' اس کے لئے وہ تدبیر بھی کرو کہ جو تدبیر اللہ نے کرنے کے لئے بتائی ہے۔ اگر تم نے وہ تدبیر نہیں کی تو تمہاری عرضی فراڈ..... ہے' دھوکہ ہے خدا کے ساتھ مذاق کرتا ہے' اس کے قبولیت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بعض اوقات جو بغیر کام کئے ہوئے لوگ کہا کرتے ہیں۔

جب لوگ ملاقات کرتے ہیں (ہم پوچھتے ہیں) بھئی نماز پڑھتے ہو؟......... جی نماز تو میں نہیں پڑھتا' دعا کیجئے کہ میں پڑھنے لگوں اب بھلا بتایئے میری دعا سے آپ پڑھنے لگیں گے؟ ارے بھائی رکاوٹ کیا ہے' مسجد محلے میں موجود ہے اذان دی جاتی ہے اور مسجد میں نماز جا کر ادا کر سکتے ہو ہم کاہے کی دعا کریں؟ ہم کوئی پاگل اور بے وقوف ہیں کاہے کی دعا کریں؟ جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جس چیز کی دعا مانگ رہے ہیں آپ اس کے لئے وہ تمام تدبیریں کریں جس کے کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ عرضی کو ٹٹول کر دیکھ لینا کہیں عرضی میں آپ نے ایسی چیز تو نہیں لکھ دی ہے کہ جو آقا کو پسند نہیں ہے؟ یعنی گناہ کی دعا مانگنا جائز نہیں' گناہ کی دعا مانگنا کیسے؟ کوئی شخص یہ دعا مانگے کہ اللہ میاں مجھے رشوت زیادہ ملنے لگے' کوئی شخص یہ دعا مانگنے لگے کہ میرے دوستانے کے لئے مجھے زیادہ سے زیادہ موٹے شکار ملیں یاد رکھئے جو شریعت میں جائز نہیں ہے۔ اللہ سے اس کی دعا مانگنا اللہ کے ساتھ بغاوت کرتا ہے۔ کبھی نہیں کرنا چاہئے صرف وہ چیز اللہ سے مانگو کہ جس کی مانگنے کی اللہ نے اجازت دے دی ہے۔ اس کے لئے تدبیر کرو اور ساتھ ہی ساتھ لگ لپٹ کے مانگو' لگ لپٹ کے طریقے پر بعضے فقیر ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں "ٹیسو اگر کرے ٹیسو مگر کرے ٹکہ لے کے ہی ہٹے۔" وہ کھڑے ہو کے یہ کہتا ہے کہ جی وہ اور فقیر ہوں گے جو آپ سے تنگ آ کر چلے گئے' یہاں تو میں ٹلوں گا نہیں ٹلوں گا تو پیسہ لے کے ٹلوں گا ورنہ ٹلوں گا نہیں۔

الحاح سے مانگئے:

جب آدمی اس طرح لگ لپٹ کے مانگتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ دینے کے قابل تو نہیں تھا لیکن...... یہ کہتا ہے کہ چونکہ میرے سوا اور کوئی دروازہ نہیں ہے اس لئے اس کی بات پسند آ گئی چلو دے دیں اسے۔

یہ میں نے بات اس لئے نقل کی شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ نے لکھا ہے ایک بزرگ تیس سال سے تہجد کی نماز پڑھتے تھے۔ رات کے وقت آواز آئی تیری ساری عبادتیں بے کار ہیں کیونکہ بے ڈھنگے طریقے پر تو نے ادا کی ہیں۔ وہ بزرگ سن رہے ہیں وضو کرانے والا بھی سن رہا ہے اس آواز کو اگلے دن پھر اٹھے پھر آواز آئی۔ وہ وضو کرانے والا تو ذرا کچا آدمی تھا وہ کہنے لگا۔ حضرت جی یہ تین دن سے جو آواز آ رہی ہے وہ آپ سن رہے ہیں؟ ہاں بھئی سن رہے ہیں' اس نے کہا کہ جب تیس سال کی عبادت قبول نہیں ہوئی تو اب جو باقی زندگی رہ گئی ہے اس میں اپنا آرام کیوں خراب کر دیا ہے؟ پڑے سوتے رہیں آرام سے۔

جواب کیا دیا....... فرمایا کہ۔

تو ان از کسی دل بہ پرداختن
کہ دانی کہ بے او تواں ساختن

فرمایا ارے اے بیوقوف تیرا مشورہ غلط ہے' چھوڑا تو اسے جا سکتا ہے جس کو چھوڑنے کے بعد کوئی دوسرا دروازہ ہو۔ اللہ کو چھوڑ کے کس دروازہ پر جاؤں' اللہ کے سوا تو کوئی دروازہ ہی نہیں ہے' اللہ پر تو کوئی قرضہ تو نہیں اگر قبول کرے تو ان کی شان رحمت ہے' اگر قبول نہ کرے تو اللہ پر ہماری کوئی جبر نہیں........ بس! یہ انہوں نے کہا آواز بدل گئی شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں آج آواز آئی...... کیا فرمایا۔

قبول ست گرچہ ہنر نیست
کہ جز ما پناہی دگر نیست

عبادت تو واقعی بے ڈھنگی تھی مگر آج کی تیری یہ بات اللہ کو پسند آ گئی کہ اللہ کے سوا کوئی دروازہ نہیں ہے' چلو ہم نے آج تیری تیس سال کی عبادتیں قبول کر لیں۔

تو میرے دوستو! لگ لپٹ کر مانگو بے نیازی سے نہ مانگو بے نیازی اللہ کو پسند نہیں ہے۔ مولانا تھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک شعر کو سنا اور سن کے فرمایا بھئی! ہماری ہمت نہیں میں اس شعر کو نہیں پڑھ سکتا....... فرمایا کہ۔

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے

مولانا رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تو کوئی بہت بے نیاز آدمی کہہ رہا ہے۔ بارگاہ خداوندی میں ایسی بات نہیں کہنا چاہئے' آپ اتنے بے نیاز ہوگئے........ نہیں...... فرمایا اس شعر کو بدل دو سنئے فرمایا کہ۔

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو کروں زاری
کیوں بندے کی یہ خواری مزاج یار میں آئی

ارے ظالمو! یہ سوچتے ہی کیوں ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اگر بخشا اگر مگر کا سوال کیا ہے لپٹ کر دیکھو اللہ قبول کرتا ہے یا نہیں کرتا۔

اور ایک آخری بات یہ بھی عرض کردوں وہ یہ ہے کہ رونا مشکل سے آتا ہے' عمریں ہماری پکی ہیں' ہم اور آپ جو ہیں بگڑی ہوئی ہنڈیاں ہیں' بگڑی ہوئی ہنڈیاں کو درست نہیں کرسکتے' کچی عمر کے جو بچے ہیں وہ نئے ہنڈیاں ہیں ان کو ٹھیک پکا سکتے ہیں' ہم اور آپ تو بالکل پکے ہوگئے اور یاد رکھئے اگر انسان نے کوئی یہ خیال قائم کیا ہے تو یہ خیال کتنا صحیح نہیں۔ ارے صاحب تیس سال پہلے وہ کافر تھا اب تو اس کا کفر جو ہے وہ پرانا ہو کے ختم ہوگیا وہ کہاں تھوڑا ہی کافر رہا ہے۔

یاد رکھئے! اگر ایمان پر قائم ہے جوں جوں وقت گزرے گا ایمان میں پختہ ہوتے چلے جاؤ گے' اگر کفر پر قائم ہے جوں جوں وقت گزرے گا تمہارا کفر پختہ ہوتا چلا جائے گا۔

میں نے عرض کیا اگر دل سخت ہے رونا نہیں آتا ہے' تو فرمایا چلو رونا نہ سہی مگر رونے والوں کی شکل تو بنالو' رونے والوں کا طرز تو اختیار کرلو منہ کو تو ذرا بسور لو اور کچھ نہیں تو کم سے کم آنکھوں سے آنسو نکال لو۔ اگرچہ وہ آنسو بھی تکلف کا آنسو ہو' پھر دیکھئے اللہ تعالیٰ اسی طریقے پر آپ سے برتاؤ کریں گے جیسے کسی کا دل اندر سے روتا ہے۔

حکایت رومیؒ:

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ نے حلوہ فروش کی حکایت لکھی ہے کہ ایک اللہ والے تھے لوگوں سے قرض لیتے تھے اور جب وہ بیمار پڑے تو لوگوں کو فکر ہوئی کہ حضرت جی کو اتنی رقم دی ہے یہ رقم تو حضرت جی کے ساتھ ہی جاری ہے کیا کریں؟ لوگ جمع ہوگئے حضرت جی منہ لپیٹ کے چادر اوڑھ کے لیٹ گئے یہ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں۔ سب منہ بنائے ہوئے بیٹھے ہیں' اسکو اتنے ہزار چاہئے اس کو اتنا پیسہ چاہئے اور سب سوچ رہے ہیں کہ اگر حضرت جی نے آنکھ بند کرلی تو ہماری رقم گئی۔ تھوڑی دیر میں ایک معصوم بچے کی معصوم آواز آئی کہ وہ حلوہ بیچ رہا تھا' جب وہ گھر کے قریب آیا تو یہی بزرگ جو چادر اوڑھے لیٹے تھے چادر پیچھے ہٹائی اور کسی خادم سے کہا اس حلوہ بیچنے والے کو بلا کر لاؤ' وہ جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے وہ کہنے لگے......... ابھی ہم تو قرضے کی....... آس میں بیٹھے ہیں......... حضرت جی کی طبیعت خراب ہے۔ مگر حلوے کے بے حد شوقین معلوم ہوتے ہیں۔ حلوے والا آگیا اس سے پوچھا کہ یہ حلوہ کیا بھاؤ ہے؟ بھاؤ بتایا' فرمایا کہ اچھا یہ سارا کا سارا حلوہ تول دو' وہ بچہ بڑا خوش کہ میں سارے دن گشت کرتا اور اپنا حلوہ بیچتا' ایک ہی جگہ سارا بک گیا' اب جب اس نے حلوہ تقسیم کردیا۔ اس نے کہا جی پیسے لاؤ' وہ چادر اوڑھ کے لیٹ گئے۔ یہ لوگ جو تھے یہ تو بڑے پکے تھے مگر یہ بے چارہ تو معصوم تھا۔ اس نے تھوڑی دیر کے بعد رونا شروع کردیا چلانے لگا ایڑیاں رگڑنے لگا' میری ماں کیا کہے گی' میرا ابا کیا کہے گا' میرے سارے حلوے کے پیسے جو ہیں غائب ہوگئے اور وہ دل کے اندر سے رو رہا ہے۔

تھوڑی دیر میں کسی نے دروازے سے آواز دی۔ انہوں نے کہا کہ جاکے دیکھو........ ایک خوان آیا...... اس خوان کے اندر تمام قرض والوں کی رقمیں رکھی ہوئی تھیں اور حلوے والے کی قیمت الگ رکھی تھی۔ انہوں نے سب کے قرضے ادا کردیئے اور حلوے والے کی قیمت بھی ادا کردی۔ لوگوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ فرمایا بات یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے کہا اے اللہ! میرا آخری وقت ہے لیکن میں گروی رکھا ہوا ہوں' یہ سب قرض والے بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ ان کا قرضہ ادا کروا دیں میں ابھی ابھی جانے کو تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان میں سے کوئی رونے والا بھی ہے؟ میں نے جو ان پر نظر ڈالی تو....... میں نے دیکھا کہ ایک سے ایک خرانٹ ہے' ان کے دل سخت ہیں' ان میں رونے والا کوئی نہیں ہے۔ جب میں نے دیکھا کہ یہ سب کے سب سنگدل ہیں۔ اس بچے کی جب آواز آئی تو میں نے کہا یہ سنگدل نہیں ہے۔ میں نے اس کا حلوہ خریدا اور اس کو انہی لوگوں میں شامل کردیا۔ اس نے جب رو رو کر مانگا ہے اس ایک آدمی کے رونے کی وجہ سے اللہ نے سب کی عرضی قبول کردی۔ فرمایا کہ۔

تانہ گرید کودکی حلوہ فروش
بحر بخشائش نمی آید بہ جوش

جب تک حلوہ بیچنے والا بچہ گڑگڑا کر روتا نہیں' اللہ کی بخشش کا دریا بھی جوش میں نہیں آتا ہے۔ تو میرے دوستو! آج کی رات میں ہم رو رو کر گڑگڑا کر اپنے گناہوں کی معافی بھی مانگیں گے اور جو ہماری عرضیاں ہیں ہماری تمنائیں ہیں وہ بھی ہم ساتھ ساتھ مانگیں گے۔

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

مطالعہ کی افادیت

مصباح احسن دسنوی

حیات انسانی میں مطالعہ ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ مطالعہ ایک بہترین صحت مند عادت ہے یہ بہترین شریفانہ ہی نہیں بلکہ حکیمانہ عمل ہے۔ مطالعہ ہی سے انسانی سیرت و کردار کی تعمیر و ترقی ہوتی ہے' مطالعہ تنہائی میں انسانوں کا اچھا ساتھی اور بہترین دوست ہے اس کے ہی ذریعہ آدمی کے اندر معاملہ فہمی اور بڑے بڑے مسائل سے نپٹنے کا حوصلہ پیدا ہوتا ہے اور وہ بڑے بڑے کارنامے بحسن و خوبی انجام دیتا ہے۔ اس وقت علم کے حصول کے لئے دنیا میں جتنے ذرائع موجود ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ موثر مطالعہ کتب ہے کتابوں کے مطالعہ سے انسان تخیلات' عجائبات و آثار کا اہم سفر کرتا ہے۔ مطالعہ کی کثرت سے فکر و عمل کے سوتے ابل پڑتے ہیں۔ اور عمدہ فکر و عمل کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے زندگی میں نکھار آتا ہے اور پس پردہ چیزوں پر سرور انبساط کے افکار نمایاں ہوتے ہیں۔ مطالعہ کتب نے ہی قوموں میں ہلچل پیدا کی ہے انقلاب برپا کیا ہے اور ظلم و ستم کو نیست و نابود کرنے میں بھی مطالعہ نے اہم رول ادا کیا ہے۔

ماضی میں مسلمانوں کی جو ترقی ہوئی علمی مطالعہ کے ذریعہ ہی ہوئی جس کی وجہ سے انہوں نے ہر شعبہ حیات میں نئی نئی ایجادات اور انکشافات کئے جس کی وجہ سے ہر شعبہ حیات میں ساری دنیا میں بلند مقام حاصل کیا۔ ماضی میں مسلمان مطالعہ کتب کا بہت زیادہ شوق رکھتے تھے۔ مطالعہ کے لئے مسجد میں ایک مدرسہ اور ایک کتب خانہ ضرور ہوتا تھا اور ہر شخص کی بلاامتیاز رسائی ان کتب خانوں تک ہوتی تھی۔ کتب خانوں کے لئے مخصوص کمرے تھے جہاں بیٹھ کر پڑھنے کا انتظام ہوتا تھا افسوس ہے کہ آج کے مسلمان مطالعہ سے بالکل غافل ہیں' بلکہ مطالعہ کو بیکار مشغلہ سمجھتے ہیں جب کہ قرآن و حدیث سے بھی اس کی بہت اہمیت معلوم ہوتی ہے خود قرآن و حدیث نے اس کی طرف کافی ترغیب دلائی ہے۔ اور لوگوں کو متنبہ کیا ہے اگر ہم کو اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کرنا ہے تو تحقیق و تنقید تاریخ سیاست' شاعری' فلسفہ' صحافت' طب' سائنس وغیرہ کے مطالعہ کیجئے اور پھر دیکھئے کہ کھویا ہوا مقام حاصل ہوتا ہے یا نہیں؟ میں اس سلسلے میں ایک جرمنی کی مثال پیش کرتا ہوں۔ جرمنی کی ایک مشہور لائبریری میں داخل ہونے والا پہلا اور نکلنے والا آخری شخص کارل مارکس ہوتا تھا۔ کاش مسلمانوں میں بھی ایسی جماعت مطالعہ کرنے والی پیدا ہوجائے ایسی مطالعہ کتب کے نتیجہ میں ابن کثیر' ابن تیمیہ' امام غزالی' حضرت مجدد الف ثانی' علامہ شبلی' حافظ تجمل حسین دسنوی' علامہ سید سلیمان ندوی' حالی' سرسید' حسرت موہانی' علامہ اقبال' ابوظفر ندوی دسنوی' مولانا مودودی' سید قطب' امام حسن ابن اشد وغیرہ اور ان جیسی شخصیات پیدا ہوئی ہیں۔ ان شخصیتوں نے اپنی محنت جدوجہد سے عوام و خواص میں بلند مقام حاصل کیا۔ بابائے اردو مولوی عبدالحق تحریر فرماتے ہیں :

○ گھٹیا کتابوں کا مطالعہ گنواروں کے ساتھ رہنے سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

○ گھٹیا کتاب پڑھنے کے بعد ہم اس لائق نہیں رہ جاتے کہ اچھی باتوں کو اپنے ذہن میں جگہ دے سکیں۔

○ گھٹیا کتابوں کا مطالعہ کرنا گویا اچھی کتابوں کا خون کرنا ہے محض خواہش اور نفس کی تسکین کے لئے پڑھنا بڑی حماقت ہے یونہی بلاوجہ ورق گروانی کرنا ذہنی آوارگی ہے۔

○ لکھنے والے نے جس جانفشانی سے کتاب لکھی ہے پڑھنے والا گویا اس کتاب کو پڑھ کر مصنف کا قرض چکا دیتا ہے۔

مشہور شاعر متنبی اپنے قصیدہ میں کہتا ہے کہ "زمانہ میں بہترین ہمدم کتاب ہے"۔ اپنے دور کا ایک ممتاز عالم حافظ کہتا ہے "جب تک آپ چاہیں کتاب خاموش رہتی ہے' جب آپ بات چیت کرنا چاہیں تو وہ فصاحت سے بولنے لگتی ہے' اگر آپ کسی کام میں مصروف ہیں تو وہ خلل انداز نہیں ہوتی اگر آپ تنہائی محسوس کریں تو وہ آپ کا ایک شفیق ساتھی بن جاتی ہے۔ وہ ایک ایسا دوست ہے جو آپ کو کبھی دھوکہ نہیں دیتا کبھی چاپلوسی نہیں کرتا اور کبھی آپ سے اکتاتا نہیں ہے"۔

مشہور سائنس داں ملٹن کا قول ہے کہ "اچھی کتابوں کا گلا گھونٹنا ایسے ہی ہے جیسے کسی انسان کا گلا گھونٹنا" عمدہ کتاب نے انسانوں کے اخلاق و طبائع آراء پر بہت بڑا اثر ڈالا ہے اس نے عظیم الشان انقلاب برپا کیا ہے۔ اس نے بہت سے مردہ دلوں کو زندہ دل بنادیا۔ غافلوں کو ہوشیار کردیا بہت سی قوموں میں انسانیت کی روح پھونک دی۔ یاد رکھیں کہ آج مغربی ممالک ریسرچ و تحقیق میں اپنی تمام تر قوتیں صرف کررہے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی اس ریسرچ اور تحقیق و ایجاداتی کام میں اپنا مقام حاصل کرتے جارہے ہیں۔ آپ بھی مسلمان ہونے کے ناطے آگے بڑھیں' اچھی کتب کا مطالعہ کریں' اپنے اخلاق و اطوار کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ

قرآن مجید کی تابعداری میں انسان کی بھلائی اور بہتری

خطبہ جمعہ

اعلان اول

ترجمہ: "ہم نے تم پر کتاب لوگوں (کی ہدایت) کے لئے سچائی کے ساتھ نازل کی ہے تو جو شخص ہدایت پاتا ہے اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہکا اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور (اے پیغمبر) تم ان کے ذمہ دار نہیں ہو۔" (سورۃ الزمر رکوع ۴' پ ۲۴)

حاصل:

یہ نکلا کہ قرآن مجید تو ہر معاملہ میں انسان کی صحیح رہ نمائی کرتا ہے۔ مثلاً" اخلاقی ہو یا معاشرتی' اقتصادی ہو' یا سیاسی' اور یہ بھی قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ تیرے رب کے ارشادات صداقت اور انصاف کی انتہائی حد تک پہنچے ہوئے ہیں۔ لہٰذا جو اسکی ہدایات پر عمل کرے گا۔ اس کے اعمال میں سچائی اور انصاف کی جھلک نظر آئے گی۔ اور اس کے خلاف کرنے والوں کو اعمال میں جھوٹ اور بے انصافی پائی جائے گی۔ اور نتائج بھی اعمال کے لحاظ سے نکلیں گے۔ سچائی اور انصاف والوں کے لئے رحمت اور مغفرت ہوگی۔ جھوٹ اور بے انصافی والوں کے لئے غیض وغضب الٰہی نازل ہوگا۔

اعلان دوم

ترجمہ: "اور بہشت پرہیز گاروں کے قریب کردی جائے گی۔ اور دوزخ گمراہوں کے سامنے لائی جائے گی۔" (سورۃ الشعراء رکوع ۵' پارہ ۱۹)

حاصل:

یہ نکلا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کو یہ فائدہ ہوگا کہ جنت ان کے قریب کردیجائے گی۔ اور خدا سے نہ ڈرنے والوں کے سامنے دوزخ کو لایا جائے گا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے اتباع میں نفع ہمارا ہی ہے اور مخالفت کرنے میں بھی نقصان ہمارا ہی ہے۔

اعلان سوم

ترجمہ: "تو جن کے (عملوں کے) بوجھ بھاری ہوں گے وہ کامیاب ہوں گے اور جن کے بوجھ ہلکے ہوں گے وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے اپنے تئیں خسارے میں ڈالا۔ دوزخ میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔ ان کے چہروں کو آگ جھلس دے گی۔ اور وہ اس میں بدشکل ہو رہے ہوں گے۔ کیا تمہیں میری آیتیں پڑھ کر سنائی نہیں جاتی تھیں۔ پھر تم انہیں جھٹلاتے تھے' کہیں گے (اے ہمارے رب) ہم پر ہماری بدبختی غالب آ گئی تھی اور ہم گمراہ ہونے والے لوگ تھے۔"

(سورۃ المومنون رکوع ۶' پارہ ۱۸)

حاصل:

یہ نکلا کہ جن لوگوں نے قرآن مجید کی ہدایت کے مطابق زندگی بسر کی تھی وہ عذاب الٰہی سے قیامت کے دن نجات پا جائیں گے۔ اور جن لوگوں نے پیغام ہدایت پہنچنے کے باوجود اسے تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا ان کے اعمال کی خدا تعالیٰ کے ہاں کوئی قیمت اور کوئی وزن نہیں ہوگا۔ اور وہ اس دن تسلیم کریں گے کہ قرآن مجید کی ہدایت کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا' اور ان کے مخالف ہو کر زندگی بسر کرنا ہماری بد بختی تھی۔

بدبختوں کی درخواست نامنظور

ترجمہ: "اے رب ہمارے ہمیں اس (دوزخ) میں سے نکال دے (یعنی پھر دنیا میں بھیج دے) اگر پھر ہم نے ایسا ہی کیا (یعنی قرآن مجید کو ماننے اور اس پر عمل کرنے سے انکار کیا) پھر بیشک ہم ظالم ہوں گے۔ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا۔ اسی (دوزخ) میں ذلیل ہو کر رہو' اور مجھ سے بات نہ کرو۔" (سورۃ المومنون رکوع ۶' پارہ ۱۸)

اگرچہ اعلان عام ہے

اگرچہ مذکورہ الصدر آیات میں اعلان عام ہے کہ تمام کتب سماویہ کے ماننے والوں کو قیامت کے دن نجات حاصل ہوگی' اور نہ ماننے والے اپنی غلطی کو تسلیم کریں گے۔ مگر دوزخ سے نکل نہیں سکیں گے' اس اعلان عام میں قرآن مجید کے ماننے والے اور نہ ماننے والے بھی شامل ہیں۔

لہٰذا

ثابت ہوا کہ انسان کی نجات کا مدار قرآن

مجید کی تابعداری پر ہے اللھم اجعلنامنھم

انسان کا نفع قرآن مجید کی اتباع میں کیوں محدود ہے

(۱) تنزیل من رب العالمین○ (سورۃ الواقعہ رکوع ۳' پ ۲۷)

ترجمہ: "(یہ قرآن مجید) پروردگار عالم کی طرف سے اتارا گیا ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ کی صفت نے تقاضا کیا تھا کہ انسان کی راہ نمائی کے لئے یہ مجموعہ ہدایات نازل کیا جائے۔ لہٰذا انسان کا فرض عین ہے کہ اس مجموعہ ہدایات کو دل سے مانے' اور اسی کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنائے تاکہ وفادار ان الٰہی میں شامل کرلیا جائے۔

(۲) تنزیل من الرحمن الرحیم○ (سورۃ حم السجدہ رکوع ۱' پ ۲۴)

ترجمہ: "(یہ کتاب) رحمٰن اور رحیم کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔"

یعنی اللہ تعالیٰ کو انسان پر جو مہربانی اور شفقت ہے اس کا یہ تقاضا تھا کہ اس کی رہنمائی کے لئے قرآن مجید کا نزول کیا جائے۔ لہٰذا انسان کی بہتری اور بھلائی اسی میں ہے کہ اس مجموعہ ہدایات کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنائے۔

(۳) تنزل من حکیم حمید○ (سورہ حم السجدہ رکوع ۵' پ ۲۴)

ترجمہ: "(اور یہ کتاب) دانا (اور) خوبیوں والے (خدا) کی اتاری ہوئی ہے۔"

جب دانا کی طرف سے نازل کی گئی ہے' تو اس کی بات میں دانائی ہوگی۔ لہٰذا انسان کا فرض عین ہے کہ دانائی کے مجموعہ ہدایات کو دستور العمل بنائے تاکہ اس کے عمل حیات میں دانائی اور عقل مندی کا نور نظر آئے۔ اور چونکہ یہ کتاب خوبیوں والے خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ اس کی ہر ہدایت میں خوبی کا نور ہوگا۔ لہٰذا اگر انسان اپنے ہر عمل حیات میں خوبی پیدا کرنا چاہتا ہے۔ تو اس خوبیوں والے خدا کی طرف سے جو نازل شدہ دستور العمل حیات ہے۔ اسے اپنا معمول بہ بنائے۔ اسی میں انسان کی بہتری اور بھلائی ہے۔

قرآن مجید چمکتا ہوا نور ہے

ترجمہ: "اے لوگو! تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس دلیل آچکی ہے۔ اور ہم نے (گمراہی کا اندھیرا دور کرنے کے لئے) تمہاری طرف چمکتا ہوا نور بھیج دیا ہے۔" (سورہ النساء رکوع ۲۴' پ ۶)

حاصل:

یہ نکلا کہ جو شخص اس چمکتے ہوئے نور کی روشنی میں دنیا کی زندگی بسر کرے گا۔ وہ منزل مقصود (دربار الٰہی) تک پہنچ جائے گا' اور جو شخص اس چمکتے ہوئے نور سے فائدہ نہیں اٹھائے گا۔ وہ اپنی خواہشات نفسانی کے گڑھے میں گر کر مر جائے گا' اور قیامت کے دن نامراد ہو کر دوزخ میں جائے گا۔ اللھم لا تجعلنامنہ

شکریہ

قرآن مجید اور دوسری کتب سماویہ کے ذریعہ سے راہنمائی حاصل کرکے بہشت میں پہنچنے والوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کا شکریہ

ترجمہ: "اور کہیں گے' خدا کا شکر ہے۔ جس نے ہم کو یہاں کا راستہ دکھایا اور اگر اللہ ہمیں یہاں کا راستہ نہ دکھاتا' تو ہم راستہ نہ پاسکتے۔ بیشک ہمارے رب کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم حق کی بات لے کر آئے تھے' اور (اس روز) منادی کردی جائے گی کہ تم ان اعمال کے صلہ میں جو (دنیا میں) کرتے تھے۔ اس بہشت کے وارث بنائے گئے ہو۔"

حاصل:

یہ نکلا کہ قرآن مجید کی تابعداری ہی میں انسان کی بہتری اور بھلائی ہے۔ دنیا میں ان لوگوں نے اس کی راہ نمائی سے نیک کام کئے' اور آخرت میں انہیں نیک کاموں کی برکت سے بہشت کا داخلہ نصیب ہوا۔

انتخاب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام پورہ لاہور

سرپرست: محمد صدیق بٹ

امیر: قاری محمد جمیل خطیب جامع مسجد ابدالی چوک

نائب امیر: حافظ خالد لطیف' لطیف میڈیکل اسٹور

ناظم اعلیٰ: محمد شہباز' مکان نمبر ۱۳ اے' گلی نمبر ۸۳ اسلام پورہ

ناظم تبلیغ: قاری محمد یونس' جامع مسجد مرکز اسلامی ۳۳ بینک چوہان پارک

ناظم نشرواشاعت: قاری محمد اکبر' دفتر ختم نبوت انصاری روڈ

خازن: عمر جاوید مہتاب اسٹریٹ چوہان روڈ اسلام پورہ

مرکزی نمائندہ: ملک محمد اسلم ۳۱ بی چوہان روڈ' لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا اجلاس مولانا محمد اکرم طوفانی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جبکہ مہمان خصوصی مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ مندرجہ بالا انتخاب ہوا اور گلی نمبر ۸۳ مکان نمبر ۱۳ اے میں عالمی مجلس کے مقامی یونٹ کا دفتر قائم کیا گیا۔

○

پروفیسر ایم اے تاجی

قادیانیت کا جدید روپ

بے ربط پیشگوئیاں' مضحکہ خیز الہامات اور بالکل سطحی دلائل مرزا کی تحریروں کا طرہ امتیاز ہیں' اب ہر دیندار گھرانے میں دینی رسالوں کے ساتھ ساتھ قادیانیت دشمن لٹریچر بھی جانا چاہئے کیونکہ اب یہ جنگ صرف علماء کرام کی جنگ نہیں رہی اب یہ جنگ ہر اس مسلمان کی ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ رکھتا ہے

مسئلہ یہ ہے کہ آج کل مرزائی سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے جال میں پھانسنے کے لئے کیا کیا حربے استعمال کرتے ہیں!

ایک زمانہ تھا جب مرزا غلام احمد قادیانی توجہ حاصل کرنے کے لئے ہر دوسرے روز مسلمان علماء کو بلکہ دوسرے مذاہب کے روحانی لیڈروں کو دعوت مباہلہ دیا کرتا تھا۔ مولانا محمد حسین بٹالوی' مولانا ثناء اللہ امرتسری' الیگزینڈر ڈوئی' لیکھرام اور مولوی عبدالحق غزنوی ان چند نمایاں افراد میں سے ہیں جن کو مباہلے کی دعوت دی گئی۔ بڑے بڑے انعامات مقرر کئے گئے اور جب مباہلہ میں فریق مخالف کو کوئی گزند نہیں پہنچا تو بڑی ڈھٹائی سے کہہ دیا گیا کہ ان لوگوں نے اپنے دلوں میں حق سے رجوع کرلیا ہے۔ معافی طلب کرلی ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا (ہاویہ) سے مستثنیٰ قرار دے دیا ہے۔

اس قسم کی دلائل سے کوئی طفل مکتب ہی مطمئن ہوسکتا ہے!

مرکز کائنات' سرور دو عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے ہوا جس کو آسمانی نکاح سے تعبیر کیا جاتا ہے کیونکہ اس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ اسی طرز پر مرزا نے بھی اعلان کیا کہ اس کا نکاح آسمان پر اس کے خاندان کی ایک رشتہ دار لڑکی محمدی بیگم سے ہوگیا ہے جس کے بارے میں مرزا کو الہام ہوا تھا کہ "محمدی بیگم کنواری یا بیوہ ہوکر تمہارے نکاح میں آئے گی۔"

یہ ایک لمبی کہانی ہے کہ مرزا نے کس طرح محمدی بیگم کے رشتہ داروں کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی۔ انہیں زر اور زمین کا لالچ دیا اور جب کچھ بھی بس نہ چلا تو لڑکی کے ماموں شیر علی بیگ کی بہن حرمت بی بی کو جو مرزا کی بیوی تھی اور جس سے تین سال سے مرزا قطع تعلق کئے ہوئے تھا' طلاق دے دی جب اس کے بعد بھی دلی مراد بر نہ آئی تو پھر اپنے لڑکے مرزا احمد بیگ کو مجبور کیا کہ وہ محمدی بیگم کے ماموں کی لڑکی کو طلاق دے دے۔ یہ انتہا درجے کی پستی تھی۔

مگر محمدی بیگم مرزا کی زندگی میں بیوہ بھی نہ ہوسکی اور مرزا اپنی حسرت لئے اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔ اب مرزائی کہتے ہیں کہ وہ لڑکی فوت ہوکر آسمان پر پہنچ گئی ہے۔ مرزا غلام احمد وہاں موجود ہے چنانچہ پیشگوئی کے مطابق محمدی بیگم بیوہ ہوکر مرزا کے نکاح میں موجود ہے۔ سبحان اللہ! کیا دلائل ہیں۔

کہنے والے کہتے ہیں کہ مرزا کے اس الہام میں کہ "کنواری یا بیوہ ہوکر مرزا کے نکاح میں آئے گی" خود خالق کائنات کی توہین کا پہلو نکلتا ہے۔ بھلا جو ہر شئے پر قادر ہے کیا اسے یہ بھی معلوم نہیں کہ محمدی بیگم کنواری ہوکر یا بیوہ ہوکر مرزا کے نکاح میں آئے گی۔ (نعوذباللہ)

یہ بے ربط پیشگوئیاں' یہ مضحکہ خیز الہامات اور یہ سطحی پچکانہ دلائل مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریروں کا طرہ امتیاز ہیں

اب مباہلوں کا زمانہ نہیں ہے

قادیانی جانتے ہیں کہ چونکہ وارثان انبیاء یعنی علماء کرام نے مرزا قادیانی کے ہر لکھے ہوئے پیراگراف' جملے' بلکہ ایک ایک لفظ پر تحقیقات کے دریا بہادیئے ہیں اور اس کے جھوٹ' ریا اور منافقت کے پردوں کو ہر سطح پر چاک کردیا ہے۔ لہٰذا علمی اور فکری سطح پر قادیانی مبلغ اب مرزا کی شخصیت کی جھلک دکھا کر سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے دام میں نہیں پھنسا سکتے۔ صرف پروفیسر الیاس برنی کی کتاب "قادیانی مذہب" یا مولانا ابوالقاسم دلاوری کی کتاب "رئیس قادیان" ہی پڑھ کر عام سوچ رکھنے والا قاری بھی جان سکتا ہے کہ مرزا تو ایک مخبوط الحواس اور بیمار ذہن کا مالک تھا۔ جس کی تحریر میں اور تقریر میں کوئی ربط نہیں۔ جسے چار اور

چالیس کے درمیان فرق بھی معلوم نہیں۔ جو براہین کی چار جلدیں لکھ کر دعویٰ کرتا ہے کہ ہم نے چالیس جلدیں لکھنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوگیا کیونکہ چار اور چالیس میں فرق تو صرف صفر کا ہے ع

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا

اب قادیانی اپنے مذہب کا اور مرزا کا پرچار نہیں کرتے۔ اب وہ جس چیز کا پرچار کرتے ہیں وہ ہے "قادیانی کلچر" انہوں نے پاکستان' انڈیا' بنگلہ دیش' اور سری لنکا کو ایک ہی (کلچرویلو) دی ہے۔ ان ممالک میں طبقاتی فرق و مراتب کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اپنے مذہب کا معمولی ادراک رکھنے والا' ایک متوسط درجے کا فرد' امراء کی گاڑیوں' کوٹھیوں اور روپے پیسے کی ریل پیل سے بہت جلد متاثر ہوجاتا ہے اور قادیانی ایشیاء میں ان جیسی چیزوں کو Exploit کررہے ہیں۔ اگر ایک قادیانی کسی کالج میں پڑھا رہا ہے وہ اپنے اسٹاف میں ان افراد کو چن لیتا ہے جن کی مذہبی معلومات کم ہوں اور جو کمزور قوت ارادی کے مالک ہوں۔ پھر ان پر کام شروع ہوجاتا ہے۔

فرض کریں ایک عام بازار میں تیس چالیس دکانیں ہیں اور تقریباً سارے دکاندار ایک ہی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں اب اس بازار میں ایک طے شدہ منصوبے کے تحت قادیانی اپنی دکان کھول لے گا اور اس دکان کو اس طرح متعلقہ چیزوں سے بھردیا جائے گا کہ وہ باقی تمام دکانوں سے نمایاں نظر آئے گی۔ یعنی یہ قادیانی دکاندار مارکیٹ کے باقی لوگوں سے زیادہ خوش حال اور امیر نظر آئے گا۔

اب یہ دکاندار آہستہ آہستہ اپنے پڑوسی دکانداروں میں سے ایسے شخص کو منتخب کرے گا جس کی تعلیم واجبی سی ہوگی اور جس نے مذہب کا مطالعہ زیادہ گہرائی سے نہ کیا ہوگا اور جو کمزور قوت ارادی کا مالک ہوگا۔ اب قادیانی روزانہ ایک دو گھنٹے اس دکاندار کے ساتھ بیٹھ کر اسے بتلائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے کیونکہ یہ خود قرآن میں موجود ہے۔ مگر دیکھو کشمیر میں کیا ہورہا ہے' عورتوں کی عصمتیں لوٹی جارہی ہیں' بوسنیا میں نوجوان مسلمان شہید کئے جارہے ہیں' لبنان میں مسلمانوں کی راتیں برف سے بھی زیادہ ٹھنڈی ریت پر نصب کئے ہوئے خیموں میں گزررہی ہیں۔ چیچنا میں مسلمان جنگ کی حالت میں عذاب الٰہی میں مبتلا ہیں اور باتوں کا اتنی دفعہ ورد کیا جائے گا کہ وہ سیدھا سادھا مسلمان یہ سوچنے پر مجبور ہوجائے گا کہ ہاں واقعی دنیا میں مسلمان ہی بڑے ذلیل و خوار ہورہے ہیں اور اللہ کی مدد ان کے شامل حال نہیں۔

جب قادیانی دیکھے گا کہ اب لوہا مکمل طور پر گرم ہوگیا ہے تو پھر وہ بتلائے گا کہ وہ تو خود قادیانی ہے۔ "دیکھو تم ہمیں کافر کہتے ہو' ساری دنیا ہمیں کافر کہتی ہے' مگر ہم خوشحال ہیں' اور ہمیں کافر کہنے والے مصائب میں گرفتار ہیں۔ ہمیں کافر کہنے والے کی اللہ مدد نہیں کررہا' آخر کیوں؟ اس پر غور کرو۔"

یہ بات اتنے تواتر سے کہی جائے گی کہ وہ سادہ لوح شخص بالآخر ان کے گھیرے میں آجائے گا۔ مگر بات یہیں پر ختم نہیں ہوگئی اصل مرحلہ تو اب شروع ہوا ہے۔

اگلے ہفتے اس نئے قادیانی کے گھر ایک مرد اور عورت بڑے قیمتی لباس میں ملبوس ایک لمبی کار میں آئیں گے۔ مرد بتلائے گا کہ وہ خود تو قادیانی ہے مگر اس کی بیوی سنی ہے۔ تاہم وہ دونوں بڑے آرام سے رہ رہے ہیں۔ مرد کے قادیانی بننے سے ان کے ازدواجی تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ ان کے بچوں پر کوئی اثر نہیں پڑا۔ پھر اگلے ہفتے اسی طرح دو اور میاں بیوی آجائیں گے اس دفعہ بیوی کہے گی کہ وہ قادیانی ہے جب کہ اس کا میاں سنی ہے۔ لیکن ہم مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے کے باوجود بڑی آرام دہ اور خوش حال زندگی بسر کررہے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ کہیں شوہر کے قادیانی ہوجانے کے بعد اس کی بیوی نہ بھڑک اٹھے' ورنہ معاملہ بگڑ جائے گا یا تو بیوی اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو بلاکر اپنے میاں پر دباؤ ڈلوائے گی کہ وہ قادیانیت سے تائب ہوجائے' یا پھر طلاق لیکر علیحدہ ہوجائے گی اور فقہ اسلامی کے تحت اپنے بچے اپنے ساتھ لے جائے گی۔

قادیانیوں کو ان دونوں میں سے ایک بھی بات گوارا نہیں۔ اس طرح مسلسل دباؤ ڈال کر دونوں میاں بیوی کو قادیانی بنالیا جاتا ہے۔ اکثر عورتیں یہ سوچ کر کہ علیحدگی کی صورت میں بچوں سے اپنے گھر سے اور اپنی موجودہ آرام دہ زندگی سے ہاتھ دھونا پڑیں گے اور سب کچھ تباہ وبرباد ہوکر رہ جائے گا' خاموشی اختیار کرلیتی ہیں اور یہی قادیانیوں کی فتح ہے۔

جونہی دونوں میاں بیوی قادیانی بن جاتے ہیں تو پھر انہیں "اسٹیٹس اے" مل جاتا ہے۔ فی الفور ان کے پاسپورٹ بنوائے جاتے ہیں اور انہیں بیرون ملک بھجوادیا جاتا ہے' اور ان کو رہنے کے لئے فلیٹ مہیا کیا جاتا ہے وہاں ان کو کوئی اسٹور وغیرہ کھلوادیا جاتا ہے تاکہ وہ آرام دہ زندگی گزار سکیں اور ان کے پاکستانی عزیز و اقارب انہیں پریشان نہ کرسکیں۔

یہ تو حال تھا ایشیاء کا مگر افریقہ میں صورتحال مختلف ہے' وہاں طبقاتی درجات بے معنی ہیں۔ گورنر کا چھوٹا بھائی کسی کالج میں ڈرائیور ہوسکتا ہے' اور کسی حاضر وزیر کی بیوی شام کو اپنے کھوکھے پر سگریٹ اور سوفٹ ڈرنگ بیچتی نظر آئے گی۔ چنانچہ یہاں قادیانی ایک مختلف حکمت عملی اختیار کرتے ہیں۔

قادیانی اس پس منظر کو استعمال کرتے ہیں۔

وہ افریقہ میں اپنے مبلغ زیادہ تر ڈاکٹروں اور پروفیسروں کی شکل میں بھیجتے ہیں، ہر ویک اینڈ پر یہ ڈاکٹر اپنی لمبی وین یا گاڑی لے کر کسی گاؤں میں پہنچ جاتے ہیں۔ جس پر "احمدیت......... صحیح اسلام" کے الفاظ جلی حروف میں لکھے ہوتے ہیں۔ پھر گاؤں کے غریب اور نادار افریقیوں کو دیکھا جاتا ہے اور ان میں دوائیں تقسیم کی جاتی ہیں، یہی کام پروفیسر حضرات بھی کرتے ہیں، باقاعدہ چارٹ بنا کر قریبی گاؤں میں دوائیں تقسیم کی جاتی ہیں۔ ۱۹۷۶ء میں جب میں نائیجیریا میں کام کر رہا تھا تو اپنے شہر کے قریبی گاؤں میں ہر اتوار کو افریقی اس قادیانی پروفیسر کا انتظار کیا کرتے تھے جو دواؤں سے بھری ہوئی وین لیکر ان تک پہنچتا تھا۔ اور ہمارے لئے ان سادہ دل افریقیوں کو قادیانیت کا بھیانک چہرہ دکھانے اور ان کو قائل کرنے میں بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔

پس چہ باید کرد؟

۱۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم پاکستان میں نہ صرف مردوں کو بلکہ مسلمانوں عورتوں کو بھی قادیانیت کے فتنہ سے آگاہ کریں، اب ہر دیندار گھر میں دینی رسالوں کے ساتھ ساتھ قادیانیت دشمن لٹریچر بھی ہونا چاہئے، کیونکہ اب یہ جنگ صرف علماء کرام کی جنگ نہیں رہی اب یہ جنگ ہر اس مسلمان کی ہے جو نبی کریم سرور دو عالم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویدار ہے۔ اگر گھر کی خواتین اس فتنے سے آگاہ ہوگئیں تو وہ اپنے بچوں کو بھی بچپن سے ہی اس موذی دشمن کے بارے میں بتا سکیں گی جو ہماری جڑوں کو کھوکھلا کر رہا ہے۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہماری ۹۰ فیصد گھریلو خواتین صرف نماز پڑھنے اور روزہ، حج، زکوٰۃ سے ہی واجبی واقفیت رکھتی ہیں۔ ختم نبوت کے مسئلے سے آگاہ نہیں۔ یہ کم علمی اور غفلت ہمارے لئے زہر ہلاہل بھی بن سکتی ہے۔

۲۔ بیرون ملک صرف خاص خاص علماء کرام بھیجنا کافی نہیں ہمیں ایسے مبلغ تیار کرنے چاہیں جو اس فتنہ کے بارے میں کماحقہ طور پر واقفیت رکھتے ہوں بلکہ دوسرے پیشوں سے بھی منسلک ہوں، یعنی ڈاکٹر، انجینئر اور پروفیسر ہوں۔ جو اپنے اپنے پیشوں سے منسلک رہ کر زیادہ سے زیادہ افراد سے تعلق رکھ سکیں اور اس طرح "اسلام محمدی صلی اللہ علیہ وسلم" کی اشاعت و ترقی میں حصہ لے سکیں۔

۳۔ ٹیلی ویژن پر اپنے خیالات کی اشاعت بہت ہی موثر (خطرناک) ہتھیار ہے۔ مرزا طاہر اس ہتھیار کو بہت چالاکی سے استعمال کر رہا ہے، پچھلے دنوں جب عالمی تحریک انجمن خدام الدین کے ایک گروپ نے انٹرنیشنل مشن تحفظ ختم نبوت کے ڈپٹی جنرل سیکریٹری مقیم انگلینڈ کا انٹرویو لیا، اور پوچھا کہ آپ کا سیٹلائٹ پر جانے کا کیا پروگرام ہے؟ تو انہوں نے سیٹلائٹ پر اسلامی پروگرام کروانے سے معذرت کرلی۔ اب پاکستان میں اور بیرون ملک مقیم مخیر حضرات کو چاہئے کہ وہ اپنی ترجیحات کا رخ تبدیل کریں اور ان میں بین الاقوامی تنظیموں کی فراخ دلانہ مدد کریں تاکہ "اسلام محمدی" کے صحیح تصورات ہر خاص و عام تک پہنچ سکیں۔

وما علینا الا البلاغ

جمال و حسن قرآن

ہوا جس سے جہاں روشن وہ عالمتاب قرآن ہے
ضیاپاشی سے اس کی ضوفشاں قلب مسلماں ہے
خزانے بانٹتا ہے خلق میں دنیا و عقبیٰ کے
نہیں بدبخت اس سا کوئی خالی جس کا داماں ہے
مطالب اس پہ کھلتے ہیں کرے جو غور و فکر اس میں
ہدایت کا یہ سرچشمہ خدا کا خاص احساں ہے
تلاوت جب بھی کی ہم نے یہ دیکھا قلب کے اندر
ہوئی کافور ظلمت بس چراغاں ہی چراغاں ہے
کھلا اعلان ہے تکمیل دیں کا سربسر اس میں
نہیں ہے اس میں شک کوئی کلام پاک رحماں ہے
نہیں ختم نبوت پر یقیں تیرا اگر محکم
نہ ہی اسلام باقی ہے ترے اندر نہ ایماں ہے
نسب ہوتا اہم تو ڈوبتا کیوں نوح کا بیٹا
فضیلت ہے تو تقویٰ سے خدا کا صاف فرماں ہے
سمجھتے ہیں جو بعد اس کے صحیفہ کوئی الہامی
مبارک ان کا مذہب نہ ان کا قرآں ہے

ڈاکٹر مبارک بقاپوری، کراچی

حکیم مولانا محمد عمر فاروق شیخ

مروجہ محفل شبینہ

ایک خطرناک رسم وبدعت

الحمدللہ والصلوۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد!

قال اللہ تعالیٰ : ورتل القرآن ترتیلا

(القرآن الحکیم پ ۲۹ سورۃ المزمل آیت ۴)

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : رب قال للقرآن والقرآن یلعنہ (الحدیث)

میرے محترم بھائیو' دوستو اور بزرگو!

انسانیت کے ازلی دشمن "ابلیس" کی ہر وقت یہی کوشش رہتی ہے کہ کسی نہ کسی ڈھنگ اور طریقہ سے انسان کو خصوصاً "مسلمان" کو راہ راست سے ہٹا کر ضلالت و گمراہی کے اندھے گڑھے میں دھکیل دے' آخر صرف وہی اکیلا جہنم کا ایندھن کیوں بنے۔

ہم تو ڈوبیں گے صنم' تو تمہیں بھی لے ڈوبیں گے

شیطان اپنے اس مذموم مقصد کے حصول کی خاطر کوئی موقعہ اور کوئی بھی حربہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ وہ اپنے دام میں لانے کے لئے مختلف انسانوں پر ان کے مختلف طبائع اور حالت کی پیش نظر مختلف قسم کے حربے آزماتا ہے۔

یوں تو طرق وصول الی اللہ ہی کی طرح طرق ضلالت و گمراہی بھی لاتعداد ہیں' لیکن وہ شیطانی فتنہ جسے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری امت مسلمہ کے لئے آزمائش اور "راس کل خطیئۃ" ہر برائی کی جڑ قرار دیا ہے' وہ فتنہ حب مال ہے۔ یہی وہ شیطانی چکمہ ہے جس سے وقت کے بڑے بڑے صلحاء' اتقیاء' عباد و زہاد اور دنیا سے منقطع گوشہ نشینوں تک کو بہ آسانی شکار کرلیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بندوں میں بہت کم ایسے بندگان خدا ہیں جو اس وادی پرخار سے دامن بچاکر صحیح سلامت نکل جاتے ہیں اور یہی وہ عباداللہ المخلصین ہیں جن کے متعلق شیطان کو بھی چارو ناچار معترفانہ انداز میں کہنا پڑا کہ ساری انسانیت کو گمراہ کردوں گا۔ سب کو گمراہ کردوں گا مگر تیرے مخلص بندے (کہ ان پر میرا وار نہ چل سکے گا) پھر بچ نکلنے والوں کو بھی شیطان معاف نہیں کرتا' بلکہ انہیں ایک نئے طریقے سے دام فریب میں پھانسنے کی کوشش کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ان کے سامنے ناجائز کو جائز بناکر پیش کرتا ہے' جسے وہ بلا جھجک آگے بڑھ کر سینے سے لگالیتے ہیں۔

اس کے بالمقابل انسانی ہدایت کا سرچشمہ اور نور معرفت کا بلند ترین معیار چونکہ قرآن حکیم ہے اور قرآن حکیم ہی ہر مشکل سے مشکل وقت میں امت مسلمہ کے لئے مشعل راہ ثابت ہوا۔ اسی لئے شیطانی برادری کے تیشے بھی ہر دور میں سب سے زیادہ اسی پر چلے اور انہوں نے ہر زمانے میں مسلمانوں کو قرآن حکیم سے دور رکھنے کی سرتوڑ کوشش کی اور اس کے لئے ایسے ایسے پرفریب طریقے اور حربے استعمال کئے کہ الامان والحفیظ۔

چنانچہ ان ناپاک عزائم کی تکمیل کے لئے خود قرآن حکیم کو بھی استعمال کیا گیا اور سادہ لوح مسلمان یہ سوچ تک نہ سکے کہ دعوت قرآن کے نام سے انہیں قرآن حکیم سے بیگانہ کیا جارہا ہے۔ بالآخر وہ انہیں مزعومات کو راہ حق سمجھ بیٹھے اور اس شیطانی رنگ میں ایسے رنگ گئے کہ ان کی باطنی صلاحیت اور ایمانی طاقت و دین کی صحیح سمجھ بوجھ ختم ہوگئی۔ اب جو کوئی ان کی صحیح رہنمائی کرے اسے اپنا بدخواہ سمجھ کر اس کی مخالفت بلکہ عداوت کے درپے ہوجاتے ہیں گویا کہ۔

اسے جانتے ہیں بڑا اپنا دشمن
ہمارے کرے عیب جو ہم پر روشن
نصیحت سے نفرت ہے ناصح سے ان بن
سمجھتے ہیں وہ راہنماؤں کو رہزن

واضح رہے کہ قرآن حکیم کا پڑھنا' پڑھانا اور سننا و سنانا بڑے اجر و ثواب اور خیر و برکت کا کام ہے اور اس کام کو کرنے والے دنیا کے عظیم ترین لوگ ہوتے ہیں' جن کے بارے میں نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان ہے:

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ (مشکوۃ)

ترجمہ:"تم (پوری امت مسلمہ) میں سے بہترین انسان وہی ہے جو قرآن حکیم پڑھے اور پڑھائے۔"

بہرحال قرآن حکیم پڑھنے‘ پڑھانے‘ سننے اور سنانے کے بڑے فضائل ہیں۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ جس قدر ممکن ہو اس کی تلاوت کریں‘ بالخصوص رمضان المبارک جیسے عظیم لمحات میں تو اس کے اہتمام یعنی تلاوت قرآن حکیم کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے‘ اس لئے کہ یہ مہینہ کسب حسنات کا مہینہ ہے۔ نیز قرآن حکیم اور رمضان شریف کا آپس میں ایک خاص الخاص رابطہ ہے۔ چونکہ اصولی طور پر ہر نیک کام کے کچھ آداب اور حدود و شرائط ہوتی ہیں‘ تو اس لئے جب تک وہ نیک کام اپنی تمام شرائط و حدود کے اندر ہو تو وہ باعث اجر و ثواب اور خیر و برکت ہوتا ہے ورنہ باعث گناہ۔ چنانچہ مروجہ شبینہ جو آج کل محض ایک رسم کے طور پر جاری ہے اور اس میں تلاوت قرآن کے آداب‘ اس کی حدود و شرائط کا لحاظ قطعاً” نہیں کیا جاتا ہے۔ اس لئے مروجہ رسم شبینہ نہ صرف ناجائز بلکہ گناہ ہے۔ اس مسئلہ کو ہم قدرے تفصیل کے ساتھ اس جگہ آپ حضرات کی خدمت میں پیش کریں گے‘ تاہم اس سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ عوام کو یہ بتایا جائے کہ قرآن حکیم کی تلاوت نیز قرآن حکیم کا پڑھنا‘ پڑھانا یا شبینہ کروانے وغیرہ کی جو شرائط و حدود حضرات سلف و صالحین نے نقل فرمائی ہیں اگر ان کی رعایت کی جائے اور تلاوت قرآن کے آداب کا لحاظ رکھا جائے تب تو شبینہ پڑھنا پڑھانا درست ہے اور کار ثواب‘ نیز ذخیرہ آخرت اور باعث نجات ہے۔ ورنہ یہی شبینہ صرف ناجائز ہی نہیں بلکہ کار گناہ‘ وبال جان اور باعث نار جہنم ہے۔

رمضان المبارک میں مساجد کے اندر یا گھروں میں جو شبینہ ہوتا ہے وہ چند شرائط کے ساتھ جائز ہے جو درج ذیل ہیں‘ ورنہ نہیں:

○ قرآن حکیم کو ترتیل سے پڑھیں۔

○ شبینہ نوافل کے بجائے تراویح میں پڑھیں۔ غالباً” اسی وجہ سے شب برات کے موقع پر علمائے حضرات شبینہ منعقد کرنے سے منع کرتے ہیں۔

○ جماعت کے وقت **تخلف** نہ کریں‘ یعنی جماعت میں شرکت کرنے سے نہ بچیں‘ بلکہ خوش دل اور ذوق و شوق نیز مکمل مستعدی سے شریک جماعت ہوں۔

○ ریاء و نمود (دکھلاوے) کے لئے نہ کریں۔

○ ضرورت سے زیادہ اپنی یا مسجد کی بجلی استعمال نہ کریں‘ نیز لاؤڈ اسپیکر بھی بلاضرورت استعمال نہ کریں۔

○ قاری صاحبان محض لوجہ اللہ قرآن حکیم سنائیں‘ مشروط یا معروف طور پر تلاوت کی اجرت نہ لیں‘ کیونکہ اس کی اجرت لینا قطعاً” حرام ہے۔

○ سننے والے قرآن حکیم کی تلاوت پورے ادب و احترام سے سنیں۔

تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ ان تمام شرائط کا آجکل کوئی خیال اور اہتمام نہیں کرتا۔ بڑی بڑی کمیٹیاں جو شبینوں کا انتظام کرتی ہیں۔ ان کے یہاں بھی اکثر یہ شرطیں مفقود ہوتی ہیں‘ کوئی کمیٹی یا فرد واحد اگر بہت ہی اہتمام کرے تب بھی تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی شرط تاہم مفقود ہی رہتی ہے۔ الا ماشاء اللہ

جس کی وجہ سے بجائے ثواب کے الٹا سخت گناہ ہوتا ہے اور بعض اوقات قرآن حکیم کی اس قدر بے حرمتی ہوتی ہے کہ شبینہ چھوڑ دینا ہی نہ صرف بہتر بلکہ واجب ہوتا ہے اور ان شبینوں میں اس قدر منکرات و مفاسد کا ارتکاب ہو جاتا ہے کہ الامان والحفیظ

مروجہ شبینہ کے ناجائز ہونے کی وجوہات:

تفصیلات کے لئے وسیع دفتر درکار ہوگا‘ تاہم اجمالاً” کچھ ہم عرض کئے دیتے ہیں تاکہ قارئین حضرات کو فہم مسئلہ میں آسانی ہو۔

بہرحال! عقل و فہم سے کام لیتے ہوئے سچے دل سے ان وجوہات پر غور فرمائیے گا‘ پھر کوشش کرکے شبینہ سے ان منکرات کو بلکلیہ دور کیجئے گا‘ ورنہ تو اس کی شرکت و اعانت سے مکمل اجتناب کرکے اپنا نہ صرف مال بلکہ دین و ایمان اور خصوصاً” آخرت کو بچایئے گا۔

(۱) قرآن کریم ترتیل سے نہیں پڑھا جاتا:

قرآن حکیم ترتیل سے نہیں پڑھا جاتا‘ بلکہ اس قدر تیز رفتاری سے پڑھا جاتا ہے کہ غنہ‘ اخفاء‘ اظہار اور مدوں کی ادائیگی تو درکنار‘ حروف اپنے مخارج سے بھی ادا نہیں کئے جاتے‘ بلکہ بیشتر حروف کاٹ کاٹ کر پڑھے جاتے ہیں اور **یعلمون**‘ تعلمون کے علاوہ دیگر کچھ بھی تو سمجھ میں نہیں آتا‘ جبکہ قواعد تجوید کے خلاف تو پڑھنا ہی جائز نہیں؟

(۲) شبینہ نوافل میں ہونا:

اور اکثر و بیشتر نوافل میں شبینہ ہوتا ہے اور سامعین کی ایک بڑی جماعت‘ قاری کے پیچھے کھڑی ہوتی ہے‘ جبکہ نفل نماز کی جماعت میں مقتدی تین سے زیادہ ہوں‘ بالاتفاق مکروہ تحریمی ہے۔

پھر اکثر دیکھا جاتا ہے کہ قرآن حکیم سننا‘ سنانا ہرگز مقصود نہیں ہوتا‘ بلکہ شہرت اور نام و نمود ان کے قول و فعل اور طرز عمل سے عیاں ہوتی ہے‘ پھر بھلا ریاکاری کے ساتھ اجر کہاں؟ اور نہ صرف ارتکاب معصیت بلکہ شرک بھی؟ کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا ارشاد ہے ”الریا شرک“ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: ترجمہ: ”معمولی سے معمولی دکھلاوا (بھی) شرک ہے۔“ (الحدیث)

(۳) بلاضرورت بجلی کا استعمال:

اور جہاں شبینہ ہوتا ہے اس جگہ اپنی یا مسجد کی بجلی بے جا استعمال کی جاتی ہے' طرح طرح کے قمقمے' بلب اور ٹیوب لائٹس لگوائی جاتی ہیں' قرآن حکیم کے انوار و برکات سے منور ہونے کے بجائے ان مادی روشنیوں سے آنکھوں کو خیرہ کیا جاتا ہے' نہ کریں تو چمک دمک کے بغیر وہ شبینہ ہی نہیں کہلاتا۔

بہرحال آجکل کی محافل شبینہ میں بے انتہا بجلی اور قمقموں کا استعمال شبینہ کا جزو لاینفک ہوگیا ہے' جو سراسر اسراف اور فضول خرچی ہے اور گناہ کبیرہ ہے۔ قرآن و سنت اس کی مذمت سے بھرے ہوئے ہیں۔

(۴) لاؤڈ اسپیکر کا بلاضرورت استعمال:

مروجہ رسم شبینہ کے ناجائز اور خلاف شرع ہونے کی وجوہات میں ایک اہم ترین وجہ لاؤڈ اسپیکر کا بلاضرورت استعمال کرنا ہے۔ یہ ایسی آفت ہے کہ شاید ہی کوئی شبینہ اس سے خالی ہو۔ ورنہ بیشتر شبینوں میں اس کا استعمال نہ صرف ضروری اور لازمی بلکہ فرض و واجب سمجھا جاتا ہے۔ بندہ نے خود بار بار مشاہدہ کیا کہ سننے والے دس' بیس یا پانچ چھ بلکہ بعض جگہیں تو ایسی بھی دیکھیں کہ سننے والا پیچھے کوئی بھی نہیں' بلکہ صرف بیچارہ قاری ہی تن تنہا مصلے پر کھڑا ہوا پڑھ رہا ہے اور لاؤڈ اسپیکر پورا کھلا ہوا ہے۔ یہاں سننے والا کوئی نہیں ہے' مگر اسپیکر کی وجہ سے محلہ پورا گونج رہا ہے۔ سارے محلے والے تنگ ہیں اور کہہ رہے ہوتے ہیں کہ جی! آج تو اچھے قاریوں کے ہتھے چڑھے ہیں؟

دن بھر کے تھکے ہارے روزہ دار اور غیر روزہ دار آرام کرنے سے محروم' پھر ان میں بعض بیمار اور مسافر بھی ہوتے ہیں' ان کو تکلیف ہوتی ہے اور بعض حضرات مسجد یا گھر میں نماز' ذکر اور تلاوت میں مشغول ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے ان کی نماز' ذکر اور تلاوت میں خلل آتا ہے۔ نیز اگر مسجد شارع عام اور بازار میں ہو یا کسی محلّہ میں ہو وہاں لوگ خرید و فروخت اور مختلف کاموں میں مشغول ہوتے ہیں' جبکہ مشغول لوگوں کے پاس تو تلاوت کرنا ہی باعث گناہ ہے پھر اس پر طرہ یہ کہ سجدوں کی آیات بھی پڑھی جارہی ہوتی ہیں اور تمام سننے والوں پر ان کی ادائیگی واجب ہوجاتی ہے۔ مگر چونکہ دور سے سننے والے اس کا علم نہ ہونے کی بناء پر اس واجب سے سبکدوش نہیں ہوتے تو یہ واجب ان کے ذمہ رہ جاتا ہے اور اس ترک واجب کا سبب یہ لاؤڈ اسپیکر کو استعمال کرنے والے بنے۔ اس لئے ان تمام باتوں کی وجہ سے بلاضرورت اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔

(۴) تلاوت قرآن حکیم کی اجرت لینا:

شبینہ میں قرآن حکیم پڑھنے کی اجرت خواہ مشروط ہو یا معروف ہو' جیسا کہ اس موقعہ پر لینا دینا لازم سمجھا جاتا ہے' جس کو عرف عام میں "خدمت قرآن" یا "خدمت قراء" وغیرہ کہتے ہیں۔ نیز قراء اور حفاظ بھی وہاں جاتے ہیں جہاں زیادہ سے زیادہ ملنے کی امید ہو۔ حتی کہ ملنے کی امید پر دوسرے شہروں کی طرف سفر کرنے کی زحمت بھی بخوشی برداشت کرلیتے ہیں۔ نزلہ' زکام' بخار نیز گلے کی خرابی سب غائب ہوجاتی ہے اور اگر کسی جگہ کچھ نہ ملنے کی امید ہو خواہ وہ جگہ اپنے شہر نیز اپنے محلّہ ہی میں کیوں نہ ہو تو وہاں نہیں جاتے۔ کیونکہ گلا خراب ہوجاتا ہے' کھانسی آنا شروع ہوجاتی ہے۔ نزلہ کی شکایت ہوجاتی ہے' وغیرہ وغیرہ حتی کہ باصرار بلانے پر بھی نہیں جاتے۔

بعض حفاظ و قراء اگرچہ زبان سے تو کچھ نہیں کہتے تاہم "کچھ" ملنے یا لینے کی دل میں نیت ان کی بھی ہوتی ہے ان سب صورتوں میں ہدیہ' تحفہ اور اعانت کے عنوان سے جو کچھ بھی دیا جاتا ہے' اس کا لینا صرف ناجائز ہی نہیں بلکہ حرام ہے۔ کیونکہ قرآن حکیم کی تلاوت کرنا ایک عبادت ہے اور اس عبادت پر اجرت لینا حرام ہے۔

(۶) شبینہ کا ازالہ:

بعض ایکو قسم کے پیشہ ور قراء و حفاظ شبینہ میں قرآن حکیم کی تلاوت کو اذان و امامت اور تعلیم دین اور وعظ پر قیاس کرکے اس پر اجرت یا عطایات یا کپڑے وغیرہ تحفتاً" لینا دینا جائز کرلیتے ہیں' جبکہ ان کا یہ قیاس نہ صرف غلط ہے بلکہ خطرناک قسم کی مکاری ہے' کیونکہ اصل مسئلہ ان میں بھی ہے تو عدم جواز ہی کا مگر متاخرین علماء و فقہائے کرام نے ضرورت شرعی کی وجہ سے ان کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ یہاں مسئلہ مروجہ شبینوں میں تلاوت قرآن کرکے اس پر معاوضہ یا ہدیہ وغیرہ لینا' چونکہ اس کا تعلق ضروریات دین سے نہیں ہے اس لئے اس کی اجرت بدستور حرام ہی رہے گی۔ اس کو آپ حلال نہیں کہہ سکتے۔

طریق جواز:

البتہ اگر کسی جگہ محفل شبینہ جملہ شرائط بالا کو ملحوظ رکھتے ہوئے منعقد کیا جائے اور کوئی حافظ' قاری اس محفل شبینہ میں محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قرآن حکیم سنائے اور معروف یا مشروط طور پر "کچھ" نہ ٹھہرائے اور نہ ہی دل میں لینے کا کوئی ارادہ ہو پھر اتفاقاً" کسی نے چپکے سے کچھ پیش کردیا تو اس کا لینا درست ہے' یہ اجرت کے حکم میں داخل نہیں اور ایسے شبینہ میں حافظ و قاری کو اپنے آمد و رفت کا خرچہ اور قیام کا خرچہ لینا بھی درست ہے (تاہم یہ بھی خلاف تقویٰ ہے) کیونکہ

شرعی حکم:

کتب فقہ پر ایک نظر ڈالنے سے اس کا حکم عیاں ہو جاتا ہے' وہ یہ کہ متقدمین فقہاء علماء کے نزدیک تو کسی بھی طاعت پر اجرت لینا' دینا جائز نہیں۔ لیکن علمائے متاخرین حضرات نے لوگوں کی امور دینی میں کوتاہی اور بے توجہی کو دیکھتے ہوئے ضیاع دین کے چند مسائل یعنی اذان' امامت' تعلیم قرآن حکیم اور قضاو افتاء میں جواز کا فتویٰ دیا ہے۔

لیکن ان حضرات کا یہ فتویٰ صرف انہی مسائل تک محدود ہے۔ دوسری طاعات مخصوصہ مثلاً" شبینہ کی جواز اجرت پر آج تک کسی مستند عالم دین مفتی نے فتویٰ نہیں دیا۔

اجرت قرآن کا مسئلہ صرف اور صرف "تعلیم القرآن" کو ہرگز شامل نہیں ہے۔ بلکہ صراحتاً" اس کی ممانعت موجود ہے' چنانچہ حضرت امام علامہ شامیؒ نے اس مقام پر اجرت قرات ثواب المیت وغیرہ مسائل پر بڑے شرح و بسط و تفصیل سے کلام کیا ہے اور بڑے زوردار الفاظ میں اس مسئلہ کی تردید فرمائی ہے' جس سے مسئلہ متنازعہ فیہ پر بھی کافی روشنی پڑتی ہے۔

چنانچہ اسی طرح علامہ برکوی فرماتے ہیں:
وکلھا بدع منکرات باطلہ والماخوذ منھا حرام للاخذ وھو عاص بالتلاوۃ والذکر لاجل الدنیا (ص ۳۵ ج ۵ ایضاً")

اسی طرح علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ' حضرت امام علامہ عینی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں:
وقال العینی فی شرح الھدایۃ ویمنع القاری لدنیا' والاخذ والمعطی اثمان (ردالمختار ص ۳۵ ج ۵)

بہرحال حضرات علماء و فقہائے کرام کی ان تصریحات سے یہ مسئلہ بالکل آشکار ہو گیا کہ محض قرات قرآن حکیم کے لئے اجرت کی گنجائش نہیں۔

(۷) شبینہ یا دعوتیں:

بعض بڑے بڑے شبینوں میں بڑی بڑی دیگیں پکتی ہیں اور خوب دعوتیں کی جاتی ہیں' جن کے لئے ظاہر ہے بڑے انتظامات کی ضرورت ہوتی ہے' اگرچہ "دعوت" مذموم نہیں' مگر ذرا ٹھنڈے دل سے اس پر غور بھی فرمایئے کہ رمضان المبارک کے مبارک لیل و نہار بالخصوص عشرہ اخیرہ اور اس کی طاق راتیں' جن میں شب قدر جیسی عظیم دولت اور گرانقدر انعام موجود ہے' کیا دعوتیں' قورمہ اور زردہ پلاؤ پکانے کھانے کے لئے ہیں یا بڑھ چڑھ کر عبادات کرنے کے لئے؟ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ دیکھنے میں اور باقاعدہ تواتر کی حد تک سننے میں بھی یہی آیا ہے اور ہر سال ہی آتا ہے تو ایسی جگہوں پر تو بس کھانا پینا ہی رہ جاتا ہے۔ یہ تمام روشنی اور چمک دمک اسی مقصد کے لئے ہوتی ہے۔ لوگ اسی کھانے پینے کے لئے جمع ہوتے ہیں' قرآن حکیم سننا' سنانا' غور و تدبر کرنا' متاثر ہونا' اس پر عمل کی فکر کرنا' اپنی نالائقی اور خطاکاری کا احساس ہونا اور قرآنی انوارات و تجلیات سے دل و دماغ کو منور و روشن کرنا بالکل غائب رہتا ہے۔ بالکل اسی طرح محافل شبینہ پر ہونے والی یہ دعوتیں اور چمک دمک اصل مقصود کے خاتمہ کا سبب بنتی ہیں جو یقیناً" خسارہ عظیم ہے۔

(۸) شبینہ ایک نوایجاد عبادت:

شبینہ ایک نوایجاد عبادت ہے اور نوایجاد عبادت شرعاً" بدعت کہلاتی ہے۔ کیونکہ "بدعت" اصطلاح شرع میں ہر ایسے نو ایجاد طریقہ عبادت کو کہتے ہیں جو ثواب نیت سے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرات خلفائے راشدین (علیہم الرضوان) کے بعد اختیار کی گئی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے عہد مبارک زمانہ خیر القرون میں اس کا داعیہ اور سبب موجود ہونے باوجود نہ قولاً" ثابت ہو' نہ فعلاً" نہ صرحتاً" نہ اشارتاً" (تفصیل کے لئے دیکھیں بندہ کی کتاب "بدعات عیدین ص ۳" اور سنت و بدعت ص ۱۱ بحوالہ کتاب الاعتصام للشاطبی)

اس لئے سیدنا حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جو عمل دور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے صحابہ کرامؓ میں دین نہیں تھا وہ آج بھی دین نہیں بن سکتا۔ مروجہ شبینہ کا ثبوت دور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم' دور صحابہ کرامؓ و حضرات تابعین' تبع تابعین' علمائے متقدمین اور سلف صالحین حضرات میں سے کسی سے ثابت نہیں۔ تو معلوم ہوا کہ یہ دور حاضر کی ایک نئی ایجاد ہے اور پھر جن منکرات کے ساتھ شبینے کئے جا رہے ہیں وہ محض بدعت اور واجب الترک ہیں۔ پھر ایسے ناجائز کام کو جائز سمجھ کر کرنا' کرانا تو ظلم در ظلم ہے اور اس قدر خطرناک بات ہے کہ اس میں بسا اوقات توبہ کی بھی توفیق نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضرت انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے:

"نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر بدعتی پر توبہ کا دروازہ بند کر دیا ہے' ظاہر ہے کہ بدعتی جب بدعت کو کار ثواب سمجھ کر کرتا ہے تو اس سے وہ توبہ کیونکر کرے گا۔" جبکہ سیدہ حضرت اماں عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں:

"حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے دین میں کوئی نئی چیز داخل کرے جو دین میں داخل نہیں وہ مردود ہے۔"

بہرحال مروجہ محافل شبینہ کا انعقاد جس

میں شرعی اصولوں اور ضابطوں اور آداب تلاوت قرآن کا لحاظ نہیں رکھا جاتا' صرف ناجائز ہی نہیں بلاشبہ گناہ کبیرہ ہے۔ تفصیل بالا کے مطابق جو شبینہ جائز نہیں ہے' اس کی اعانت بھی جائز نہیں۔ لہٰذا جو لوگ اس قسم کی محافل میں چندہ یا کسی اور طرح کی اعانت کریں گے ان کی اعانت یقیناً" باعث گناہ ہوگی' کیونکہ گناہ کی اعانت و مدد خود گناہ ہے' چنانچہ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان (القرآن پ۶ سورۃ المائدہ آیت ۲)

(۹) محفل شبینہ میں نابالغوں کی امامت:

مختار اور صحیح قول یہی ہے کہ نابالغ بچہ بالغوں کی امامت نہیں کرسکتا نہ فرائض و واجبات میں اور نہ سنن و نوافل میں۔ لہٰذا نابالغ کی اقتداء بالغوں کے لئے جائز نہیں ہے۔ (ہدایہ)

(۱۰) شبینہ کے دوران قاری کو لقمہ دینا:

اکثر محافل شبینہ میں دیکھنے میں آتا ہے کہ قاری (تلاوت کرنے والا) چونکہ لمبی قرات کرتا ہے۔ مثلاً" ایک پارہ پڑھے گا تو پیچھے کھڑے ہونے والے کو بھی اتنی ہی دیر تک کھڑا ہونا پڑے گا' اس لئے قاری اکیلا ہی مصلیٰ پر کھڑا ہوکر شبینہ پڑھنا شروع کردیتا ہے' جبکہ لقمہ دینے والا بیرون صلوۃ ہوتا ہے اور وہ اسی طرح لقمے دیتا ہے اور قاری بھی اس کے لقمے لیتا رہتا ہے' جو کہ بالکل ناجائز ہے اور اس سے قاری نے جس نماز کی نیت کی تھی وہ نماز بھی گئی' کیونکہ بیرون صلوۃ کا لقمہ اگر امام یا قاری لے لے تو نماز فاسد ہوجاتی ہے (کذا فی کتب الفقہ)

البتہ! اگر کوئی بالغ آدمی قاری کو لقمہ دے بشرطیکہ وہ بیرون صلوۃ نہ ہو بلکہ امام کے ساتھ شامل ہو تو قاری کو لقمہ دینا اور قاری کا لقمہ لینا صحیح ہے۔

اسی طرح اگر نابالغ بچہ مگر جو کہ قریب البلوغ ہو اور قاری کے پیچھے اس کے ساتھ شامل ہو اور لقمہ دے تو اس کا لقمہ لینے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (طحاوی علی مراقی الفلاح)

ایک ہی رات میں پورے قرآن کی تلاوت

ہمارے شہر جام پور' علاقہ راجن پور ڈویژن ڈیرہ غازی خان میں اکثر شبینہ پڑھنے والے ایک ہی رات میں قرآن حکیم پورا پڑھ دیتے ہیں' عشاء کی نماز کے بعد شبینہ شروع ہوتا ہے۔ محلہ والے جب صبح اٹھتے ہیں تو قاری تقریباً" آخری پارہ پڑھ رہا ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم تین شب سے کم میں ختم کرنا منع ہے۔ ایک شب میں قرآن حکیم مکمل کرنا شبینہ میں بھی جائز نہیں۔ غالباً" یہ احتیاط اسی بناء پر ہے کہ اس طرح ترتیل قائم رکھنا ممکن نہیں۔ اگر شرائط کے مطابق شبینہ کا اہتمام نماز تراویح میں ہو تب بھی پورا قرآن حکیم کم از کم تین شب میں ختم ہونا چاہیے۔

آخری گزارش:

خدارا! حفاظ کرام اور قراء حضرات ذرا بیٹھ کر ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں کتنی عظیم ترین دولت سے نوازا ہے اور دولت بھی ایسی کہ جسے نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے مایہ ناز و باعث افتخار قرار دیا ہے۔ اور جس کے پڑھنے پڑھانے والے دنیا میں سب سے بہتر لوگ قرار دیئے گئے۔ اور رات دن جس کی تلاوت کرنے والے کو قابل رشک قرار دیا۔

چاہئے تو یہ تھا کہ ہم اس دولت عظمیٰ اور خزانہ بے بہا کو ہاتھ آنے کے بعد دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہوکر اس کی تلاوت و تعلیمات میں شب و روز مشغول ہوکر مستقل مشغلہ بنالیتے اور خلق خدا کو بھی اس کی طرف آنے کی دعوت دیتے' بلکہ حقیقت یہ ہے کہ وہ خود ہماری اس قابل رشک سعادت کو دیکھ کر اس کی طرف بے تحاشا جھک پڑتی۔ اس طرح ہم خود بھی عنداللہ سرخرو ہوتے اور خلق خدا کے لئے مشعل راہ بھی!

لیکن افسوس! صد افسوس! کہ ہم نے اس دولت عظمیٰ اور نعمت بے بہا کی کوئی قدر نہ کی۔ اس کا حق تو یہ تھا کہ دنیا و آخرت کی تمام بھلائیں ہم اس کے ذریعہ حاصل کرلیتے اور دنیا پوری آب و تاب کے ساتھ بھی ہمارے سامنے آتی تو ہم اسے پائے حقارت سے ٹھکرادیتے' لیکن حقیر دولت پر اکتفا کر بیٹھے اور اسے اپنے لئے سامان نجات اور ذریعہ شفاعت بنانے کے بجائے الٹا اپنے اوپر حجت بنالیا۔ سچ فرمایا میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے "اگر اس قرآن کو تم نے ذریعہ نجات بنایا تو یہ باعث نجات ہوگا اور اگر ذریعہ مال و متاع بنایا تو یہ قیامت میں باعث عذاب ہوگا۔" یقین کیجئے! اگر ہماری یہی روش رہی تو قیامت کے روز قرآن حکیم ضرور ہمارا دست گریباں ہوگا۔

آخر میں قرآن حکیم پڑھنے اور پڑھانے والے تمام مسلمانوں خصوصاً" حفاظ و قراء حضرات سے درخواست ہے کہ قرآن حکیم کے ہم پر کیا حقوق ہیں؟ ان کو پہچانیں اور عمل کی کوشش کرنے کے ساتھ ساتھ وقتاً" فوقتاً" فضائل اعمال میں مندرجہ "فضائل قرآن" (مولفہ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا المہاجر المدنی نوراللہ مرقدہ) کا مطالعہ بھی فرماتے رہیں' تاکہ قرآن سے محبت پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق دیں۔ (آمین ثم آمین)

وآخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین ○

عبداللہ بن محمد عاشق الٰہی البرنی' المدینہ المنورہ

قیام اللیل

فضیلت و فوائد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء وخاتم النبیین سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین' امابعد!

قرآن عظیم میں حق تعالیٰ شانہ نے اہل ایمان کی امتیازی خصوصیات اور اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ: "ان کے پہلو خواب گاہوں سے جدا رہتے ہیں اس طور پر کہ وہ اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں امید اور خوف کے ساتھ اور جو کچھ ہم نے انہیں عطا کیا ہے اس میں خرچ کرتے ہیں۔" (سورۃ السجدہ)

تشریح: جب تمام انسان نرم بستروں پر گہری نیند سو رہے ہوں اس وقت اللہ تعالیٰ کے کچھ مخصوص بندے نہایت خشوع و خضوع کے عالم میں اپنے خالق و مالک جل شانہ کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں' عبادت کی لذت اور مناجات کی حلاوت انہیں دنیا سے بیگانہ کردیتی ہے۔ کبھی قیام کبھی رکوع اور سجود غرضیکہ ان کا پورا جسم اللہ جل شانہ کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے' ان کا حال بیان کرنے کے بعد ان کی جزا اور انعام و اکرام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "بس نہیں جانتی کوئی جان کہ ان کے لئے کیا آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے' یہ ان کے اس عمل کا بدلہ ہے جو وہ کیا کرتے تھے۔" (سورہ السجدۃ)

تشریح: ان لوگوں نے اپنے عمل کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے انعام و اکرام کو بھی لوگوں سے پوشیدہ کردیا یعنی انہیں وہ نعمتیں ملیں گی جن کو نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے ان کے بارے میں سنا اور نہ کسی دل پر ان کا خیال گزرا' اللہ جل شانہ ہمیں بھی وہ نعمتیں عطا فرمائے۔ (آمین)

تہجد کی نماز کے عظیم فوائد:

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "تم لوگ رات کو نماز میں کھڑے ہونے کا اہتمام کرو یہ گزشتہ امتوں کے صالحین کا طریقہ بھی ہے اور یہ عمل تمہیں تمہارے رب سے قریب کرنے والا اور خطاؤں کو مٹانے والا اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔" (رواہ الترمذی)

تشریح: اس حدیث شریف سے نماز تہجد کے فوائد معلوم ہوئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ گزشتہ امتوں کے صالحین بھی نماز تہجد کا اہتمام کیا کرتے تھے' حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نماز کے تین فائدے بتائے:

(۱) اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہوگی۔

(۲) خطاؤں کی بخشش ہوجائے گی۔

(۳) گناہوں سے نفرت ہوگی اور معصیت سے حفاظت ہوجائے گی۔

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے کسی نے دریافت کیا:

"کیا وجہ ہے کہ تہجد گزاروں کے چہرے سب سے زیادہ بارونق ہوتے ہیں؟"

انہوں نے فرمایا:

"وہ تنہائی میں اللہ جل شانہ کی عبادت کے لئے کھڑے ہوئے تو اللہ جل شانہ نے ان کے چہروں پر نور پیدا فرمادیا۔"

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے:

"اگر اچھے لوگوں کی صحبت نہ ملتی اور سحر کے وقت حق تعالیٰ سے مناجات کی توفیق نہ ہوتی تو میں اس دنیا میں رہنا ہرگز پسند نہ کرتا۔"

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کی نماز کا اہتمام فرماتے تھے اور عموماً رات کے آخری حصہ میں قیام اللیل میں مشغول ہوجاتے تھے' آپ کا قیام اور رکوع و سجود نہایت طویل ہوتا تھا' حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

"آپ کا سجدہ اتنا طویل ہوتا تھا کہ اتنی دیر

باقی ص۲۶ پر

اخبارِ ختمِ نبوّت

مرزا طاہر احمد کے اشتعال انگیز اور گالی گلوچ سے بھرپور بیانات قادیانی ثقافت کا نمونہ ہیں' قادیانیوں کا ملک میں عدم استحکام اور بدامنی کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہوگا' مولانا خان محمد مدظلہ کا تبلیغی دورہ سے واپسی پر بیان

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف نے مرزائی جماعت کے سربراہ مرزا طاہر احمد کے اشتعال انگیز اور گالی گلوچ سے بھرپور بیان کو قادیانی ثقافت کا نمونہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ مرزا طاہر اپنے دادا مرزا غلام احمد قادیانی اور اپنے باپ مرزا محمود کے نقش قدم پر چلتے ہوئے گالی گلوچ پر اتر آئے ہیں۔ اور ۱۹۵۳ء کی تحریک کی یاد تازہ کرانا چاہتے ہیں۔ لیکن ان کی مغلظات کا جواب صبر و تحمل سے دیا جائے گا۔ اور ملک میں عدم استحکام اور بدامنی پیدا کرنے کے سلسلہ میں ان کے خواب کو شرمندہ تعبیر نہیں ہونے دیا جائے گا۔ قائد تحریک ختم نبوت دوبئی اور سعودی عرب کے تبلیغی و تنظیمی دورہ سے واپسی پر کارکنوں سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کا اصل علاج وہی ہے جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں کے ساتھ کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ علماء کرام ان کی گیدڑ بھبکیوں سے پہلے ڈرے ہیں اور نہ ہی اب ڈرتے ہیں۔ تردید قادیانیت کو ایک دینی فریضہ سمجھ کر ادا کیا جاتا ہے' انہوں نے کہا کہ مرزا طاہر شیشے کے محل میں بیٹھ کر سنگ زنی نہ کریں' اور نہ ہی اسلامیان پاکستان کی قوت ایمانی کا امتحان لیں۔ انہوں نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ مرزا مذکورہ کے بیانات کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے قادیانیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نظر رکھے۔ اور سول و فوج سے قادیانیوں کو باہر نکالا جائے۔ قبل ازیں ایئرپورٹ پر جماعتی کارکنوں اور ان کے مریدین نے آپ کا استقبال کیا' اور تحریک ختم نبوت کے ممتاز راہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی جماعتی سرگرمیوں کی رپورٹ پیش کی اور قائد تحریک نے ہدایات دیں۔

گیمبیا میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا خیر مقدم

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں حضرت مولانا خواجہ خان محمد کندیاں شریف' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا اسمٰعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں گیمبیا میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا کفر روز روشن کی طرح پوری دنیا میں واضح ہوچکا ہے اور مرزا طاہر احمد اسے اپنی کامیابی قرار دیتے ہوئے قادیانیوں کو نوید مسرت سنا رہے ہیں کہ قادیانیت بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیت انشاء اللہ العزیز پوری دنیا میں ذلیل و رسوا ہوکر رہے گی۔ اور کوئی مسلمان اس طوق کو اپنے گلے میں نہیں ڈالے گا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنما مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی نے گیمبیا کی حکومت کو مبارکباد کا ٹیلیگرام بھیجا ہے۔ جس میں مسلمانان پاکستان کی طرف سے نیک تمناؤں کا اظہار اور قادیانیت کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پیش کرنے کی پیشکش کی ہے۔

علماء کرام کے قتل میں قادیانی ملوث ہیں

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں الحاج بلند اختر نظامی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' مولانا ظفر اللہ شفیق' مولانا منور حسین صدیقی' قاری محمد زبیر نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں مرزا طاہر کے بیان کو جھوٹ کا پلندہ قرار دیا ہے' جس میں اس نے قادیان کے سالانہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ "ہماری تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔" انہوں نے کہا کہ قادیانیت کو ریورس گیئر لگ چکا ہے۔ اندرون و بیرون ہزاروں قادیانیوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ انہوں نے اس بیان کو قادیانیوں کو طفل تسلیاں دینے کے مترادف قرار دیا۔ نیز انہوں نے اخبارات میں خفیہ ایجنسیوں کے حوالہ سے چھپنے والی خبر کو اپنے موقف کی تصدیق قرار دیتے ہوئے کہا کہ ہم ایک عرصہ سے کہتے چلے آرہے ہیں کہ فرقہ وارانہ فسادات کی آڑ میں قادیانی شیعہ و سنی علماء کو قتل کرا رہے

ہیں۔ اور مرزا طاہر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے مریدوں کو لاٹھی اور گولی کا حکم دے چکے ہیں' کیونکہ قادیانی عمائدین کی عادت یہ رہی ہے کہ وہ ایک پلان بنا چکے ہوتے ہیں جبکہ بیانات اس کے برعکس دیتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ علماء کرام جن کے قاتل آج تک گرفتار نہیں ہوسکے ان کے کیسز قائدین خدام الاحمدیہ کے ٹریننگ یافتہ حضرات کو شامل تفتیش کیا جائے تو ان سے کیسوں کا سراغ مل سکتا ہے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی (ربوہ) میں اٹھارہ روزہ "رد قادیانیت و عیسائیت کورس" کا اختتام

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام اٹھارہ روزہ "رد قادیانیت و عیسائیت کورس" اختتام پذیر ہوگیا۔ جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی صدیق آباد میں جاری رہ کر اختتامی تقریب کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ نے کی۔ تقریب سے مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا محمد امین صفدر' مولانا بشیر احمد الحسینی' مولانا خدا بخش' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا حفیظ الرحمٰن رحمانی' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی' محمد متین خالد سمیت کئی ایک علماء کرام اور اسکالرز نے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت' رفع و نزول عیسیٰ علیہ السلام' ورود مہدی' خروج دجال' رد الوہیت مسیح علیہ السلام جیسے اہم مسائل پر لیکچرز دیئے۔

کورس میں ایک سو سے زائد مدارس عربیہ کے طلباء و اساتذہ' اسکولوں' کالجوں' یونیورسٹیوں کے طلبہ و لیکچرز نے ٹریننگ حاصل کی۔ اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے کہا کہ قادیانیت ملت اسلامیہ کے متوازی مذہب ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کے خلاف استعمار کے جاسوسوں اور ایجنٹوں کے پولیٹیکل گروہ کا نام ہے۔ قادیانی اسلام کے نام سے مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ ان کے گمراہانہ عقائد و نظریات کا تعاقب ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے۔ تحریک ختم نبوت کے راہنماؤں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ قادیانیت کے خاتمہ تک ختم نبوت کی تحریک رواں دواں رہے گی اور پوری دنیا میں ان کا بھرپور تعاقب کیا جائے گا۔ اور آنے والی صدی (اکیسویں) قادیانیت کے خاتمہ کی صدی واقع ہوگی۔ انہوں نے شرکاء کو ہدایت کی کہ وہ ملک بھر میں قادیانیت کا بھرپور تعاقب کریں۔ کورس کے اختتام پر اول' دوم' سوم آنے والے شرکاء کو مجلس کی مطبوعات کا خوبصورت سیٹ اور انعامات تقسیم کئے گئے۔

O

بقیہ: قیام اللیل

میں پچاس آیات پڑھی جاسکتی ہیں۔" (بخاری شریف)

اکثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم گیارہ رکعات ادا فرماتے تھے جن میں وتر بھی ہوتے تھے' جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو شروع میں دو رکعت مختصر اور ہلکی ادا فرماتے تھے۔ (مسلم شریف)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی آواز سے نماز تہجد میں تلاوت کرتے تھے کہ جو آپ کے حجرہ میں وہ سن سکتا تھا۔ (ابوداؤد شریف)

یعنی نہ آپ کی آواز اتنی بلند ہوتی تھی کہ سونے والا جاگ جائے اور نہ اتنی ہلکی کہ جاگنے والا بھی نہ سن سکے' آخر عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر بیٹھ کر نفل ادا فرماتے تھے' کیونکہ آپ کی ذات اقدس ہر مسلمان کے لئے نمونہ اور اسوہ حسنہ ہے اس وجہ سے آپ نے عبادۃ میں وہ طریقہ اختیار فرمایا کہ کمزور و ناتواں بھی اس پر عمل کرسکیں' جو شخص ضعیف العمر یا کمزور ہو وہ بیٹھ کر نماز تہجد ادا کرسکتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "تم اس وقت تک کھڑے ہو کر نماز تہجد پڑھتے رہو جب تک کہ طبیعت میں نشاط ہو اور جب سستی اور تھکن محسوس ہو تو بیٹھ جاؤ۔" (از بخاری و مسلم شریف)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ "جب کسی پر نیند کا غلبہ ہو جائے اور اونگھنے لگے تو لیٹ جائے کہیں ایسا نہ ہو کہ نیند کے غلبہ کی وجہ سے دعا کی جگہ اپنے بارے میں برے کلمات ادا کرلے۔" (از بخاری و مسلم شریف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "رات کی نماز میں سب سے آخر میں وتر پڑھا کرو۔" (مسلم شریف)

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ "جس کو یہ اندیشہ ہو کہ آخر رات میں بیدار نہ ہوسکے گا تو وہ اول شب میں ہی وتر پڑھ لے اور جو شخص چاہے کہ آخر شب میں وتر پڑھے تو ایسا ہی کرے کیونکہ رات کے آخری حصہ کی نماز میں (رحمت کے) فرشتے حاضر ہوتے ہیں' اور یہ ہی زیادہ افضل ہے۔" (مسلم شریف)

اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندہ کو خطاب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ترجمہ: "آسمان دنیا پر اللہ تعالیٰ نزول اجلال فرماتے ہیں جب کہ رات کا آخری تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور یوں فرماتے ہیں کون ہے جو مجھے پکارے میں اس کی دعا قبول کروں' کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اسے عطا کردوں' کون ہے جو مجھ سے مغفرت کا سوال کرے میں اس کی مغفرت کردوں۔" (بخاری و مسلم شریف)

مسئلہ رفع و نزول مسیح علیہ السلام

از قلم : مولانا عبداللطیف مسعود

- سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، رفع و نزول کا قرآن و سنت سے اثبات
- بے شمار تفسیریں، لغوی اور دیگر علمی کتب کے سینکڑوں اقتباسات و حوالہ کا مرقع
- قادیانی مرتد قاضی نذیر کی تعلیمی پاکٹ کے حصہ "حیات مسیح" کا مکمل و مدلل اور مسکت جواب
- حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ملحدین و منکرین کے تمام اشکالات و مغالطہ جات کا مکمل رد
- کتاب کے دو حصے ہیں، پہلا حصہ ۴۰۸ صفحات پر مشتمل ہے جو قادیانی مرتد قاضی نذیر کی کتاب کے جواب پر مشتمل ہے۔
دوسرا حصہ جو ۱۸۴ صفحات پر مشتمل ہے یہ مرتد اعظم مرزا قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام میں پیش کردہ تمیں آیات کی تحریف کے رد پر شامل ہے۔
- حصہ اول و دوم پانچ سو بانوے صفحات پر مشتمل یکجا مجلد کتابی شکل میں پیش کردیئے گئے ہیں۔
- چار رنگ کا خوبصورت ٹائٹل
- عمدہ و اعلیٰ سفید کاغذ
- کمپیوٹرائزڈ کتابت
- اعلیٰ و عمدہ نفیس جلد
- عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی روایات ہیں کہ وہ اپنی کتابوں کو لاگت پر سستے داموں پیش کرتی ہے، مقصود تبلیغ ہے نہ کہ تجارت!
- یہ کتاب بھی اپنی روایات کی حامل ہے، تمام تر خوبیوں کے باوجود تقریباً" چھ سو صفحات کی کتاب کی قیمت صرف ۱۲۰ روپے ہے۔
- کتاب وی پی نہ ہوگی، رقم کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے۔
- تمام مقامی دفاتر سے بھی مل سکتی ہے

ملنے کا پتہ : **ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت**

حضوری باغ روڈ ملتان، فون نمبر 514122

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے ارشادات کی روشنی اور شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ' فقیہ العصر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ العالی کی قیادت و رہنمائی میں ہر قسم کے مناقشات سے الگ ہو کر صرف تبلیغ و اقامت دین' خصوصاً "عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ کرنے والی بین الاقوامی مذہبی جماعت ہے۔

- ○ پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب ○ قادیانیوں کو دعوت اسلام
- ○ سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب ○ عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- ○ دفاتر ختم نبوت' دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام ○ قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ○ ہفت روزہ "ختم نبوت" کراچی اور ماہنامہ "لولاک" ملتان کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقات جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوۃ' صدقات' خیرات' فطرہ' عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو عنایت فرمائیں

(نوٹ) رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

ترسیل زر کا پتہ: دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122-583486 فیکس: 542277' ڈرافٹ / چیک بھیجنے کے لئے (نیشنل بینک آف پاکستان) اکاؤنٹ نمبر 7734 حسین اگاہی ملتان

کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر جامع مسجد باب الرحمت' پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں رقوم جمع کراسکتے ہیں فون: 7780337 فیکس: 7780340

ڈرافٹ / چیک بھیجنے کے لئے (نیشنل بینک آف پاکستان) اکاؤنٹ نمبر 9-487 نمائش کراچی

(نوٹ) مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں۔